عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوت

انٹرنیشنل

ملتِ اسلامیہ کا بین الاقوامی جریدہ

اِسلام کی حقانیت کا اعتراف اور عیسائی محقق کا قبولِ اسلام

فیصل آباد انتظامیہ کی کھلی قادیانی نوازی

ایک نومسلم خاتون کی وزیر اعظم سے درد بھری فریاد

حضرت امیر شریعت کا واقعہ

جنی یا انسی ؟

قادیانیوں کے بھگوڑے پیشوا مرزا طاہر کو سانپ سونگھ گیا

جلد ۵

شمارہ ۱۰

لٹریچر کی اشاعت میں حصّہ لیجئے

اندرون و بیرون ملک سے مسئلہ ختم نبوت اور رد قادیانیت کے موضوع پر لٹریچر کی شدید مانگ ہے اور اس میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے۔ جب سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے اپنی سرگرمیوں کا دائرہ پوری دنیا میں پھیلایا ہے ــــ مرکزی دفتر ملتان اور کراچی دفتر میں بیرون ملک سے لاتعداد خطوط موصول ہو رہے ہیں جن میں انگریزی اور عربی میں لٹریچر کا تقاضا ہوتا ہے۔

الحمدُ للہ ــــ ہم ان تمام تقاضوں کو پورا کرنے میں کامیاب ثابت ہوئے ہیں۔ اس وقت اللہ کا شکر ہے ہم نے مشرق سے مغرب اور شمال سے جنوب کوئی خطہ ایسا نہیں چھوڑا جہاں ہم نے اپنا لٹریچر نہ پھیلایا ہو، ہمارے لٹریچر کی ترسیل ہوائی ڈاک سے ہو رہی ہے جس پر بڑی رقم خرچ ہوتی ہے اس کے علاوہ بیرون ملک جانے والے مسافروں کے ذریعہ بھی بہت سارا لٹریچر بھیجا جا رہا ہے۔

اس وقت انگریزی اور عربی میں زیادہ سے زیادہ لٹریچر شائع کرنے کی اشد ضرورت ہے۔ عربی اور انگریزی میں شعبہ تصنیف و تالیف کا بھی منصوبہ ہے جس کے لیے بھی فنڈ کی اشد ضرورت ہے۔

لہٰذا ہم پوری امت کے اہل خیر سے گذارش کرتے ہیں کہ وہ ہمارے "اشاعت فنڈ" میں دل کھول کر عطیات دیں تاکہ دنیا کے چپے چپے میں ہم لٹریچر پہنچا سکیں۔

رقوم بھیجنے کے لیے

عالمی مرکزی دفتر مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ۔ ملتان فون ــــ 76338

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی، جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)

پرانی نمائش۔ کراچی ۳ ، پاکستان ۔ فون ــ ۷۱۶۶۱۱

کراچی میں "رقوم" براہ راست بنک میں بھی جمع کرا سکتے ہیں۔

(۱) الائیڈ بنک آف پاکستان، بنوری ٹاؤن برانچ کراچی کرنٹ اکاؤنٹ نمبر ۲۶۲

(۲) الائیڈ بنک آف پاکستان، کھوڑی گارڈن برانچ کراچی کرنٹ اکاؤنٹ نمبر ۷۵۹

ہفت روزہ ختم نبوۃ کراچی

جلد نمبر ۵ | ۳۰ر ذیقعدہ تا ۶ر ذی الحجہ ۔ ۸ر تا ۱۴ر اگست ۱۹۸۶ء | شمارہ نمبر ۱۰

زیر سرپرستی

شیخ المشائخ حضرت مولانا
خان محمد صاحب مدظلہٗ
خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف

مجلس ادارت

مولانا مفتی احمد الرحمٰن | مولانا محمد یوسف لدھیانوی
مولانا منظور احمد الحسینی | مولانا بدیع الزمان
مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر

مدیر مسئول

عبدالرحمٰن یعقوب باوا

انچارج شعبہ کتابت

حافظ محمد عبدالستار واحدی

رابطہ دفتر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی ۳
فون: ۷۱۱۹۷۱

سالانہ چندہ

سالانہ ۱۰۰/- روپے ــــ ششماہی ۵۵/- روپے
سہ ماہی ۳۰/- روپے ــــ فی پرچہ ۲/- روپے

بدل اشتراک

برائے غیر ممالک بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک

امریکہ، جنوبی امریکہ، ویسٹ انڈیز	۴۲۵ روپے
افریقہ	۲۷۵ روپے
یورپ	۲۷۵ روپے
وسطی ایشیا	۲۷۵ روپے
جاپان ۔ ملائشیا	۲۷۵ روپے
سنگاپور	۲۷۵ روپے
چائنا	۲۷۵ روپے
فی جی ۔ نیوزی لینڈ	۲۷۵ روپے
آسٹریلیا	روپے
خلیجی ممالک	روپے

سرپرستان ختم نبوت

حضرت مولانا مرغوب الرحمٰن صاحب مدظلہ مہتمم دارالعلوم دیوبند انڈیا
مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا ولی حسن صاحب ۔ پاکستان
مفتی اعظم برما حضرت مولانا محمود داؤد یوسف صاحب ــــ برما
حضرت مولانا محمد یونس صاحب ــــ بنگلہ دیش
شیخ التفسیر حضرت مولانا محمد اسحاق خان صاحب ــــ متحدہ عرب امارات
حضرت مولانا ابراہیم میاں صاحب ــــ جنوبی افریقہ
حضرت مولانا محمد یوسف متالا صاحب ــــ برطانیہ
حضرت مولانا محمد مظہر عالم صاحب ــــ کینیڈا
حضرت مولانا سعید انگار صاحب ــــ فرانس

اندرون ملک نمائندے

اسلام آباد	عبدالرؤف		
گوجرانوالہ	حافظ محمد ثاقب		
سیالکوٹ	ایم عبدالرحیم شکرگڑھ		
مری	قاری محمد اسداللہ عباسی		
بہاولپور	محمد اسماعیل شجاع آبادی		
جھنگ / کلور کوٹ	حافظ غلام مصطفےٰ قاسمی		
ربوہ	شبیر احمد عثمانی		
راولپنڈی	عبدالخالق علوی		
پشاور	مولانا نور الحق نور		
لاہور	رزاق طاہر		
مانسہرہ	سید منظور احمد شاہ آسی		
فیصل آباد	مولوی فقیر محمد		
لیہ	حافظ خلیل احمد کروڑ	ملتان	عطاء الرحمان
ڈیرہ اسمٰعیل خان	محمد شعیب تحسین گوہی	سرگودہا	حافظ محمد اکرم طوفانی
کوئٹہ بلوچستان	فیاض حسن سجاد ۔ نذیر احمد تونسوی	حیدرآباد سندھ	نذیر احمد بلوچ
شیخوپورہ / ننکانہ	عبداللطیف خالد	گجرات	چوہدری محمد خلیل

بیرون ملک نمائندے

		ٹرینیڈاڈ	اسماعیل ناخدا
		برطانیہ	محمد اقبال ،
قطر	قاری محمد اسماعیل رشیدی	اسپین	راجہ حبیب الرحمان
امریکہ	سرفراز احمد ،	ڈنمارک	محمد ادریس
دوبئی	قاری محمد اسماعیل	ناروے	غلام رسول
ابوظہبی	قاری وصیف الرحمٰن	افریقہ	محمد زبیر افریقی
لائبیریا	ہدایت اللہ	ماریشش	محمد اخلاص احمد
بارڈس	اسماعیل قاضی	ری یونین فرانس	عبدالرشید بزرگ
کینیڈا	آفتاب احمد ،	بنگلہ دیش	محی الدین خان

ایڈیٹر و پبلشر : عبدالرحمان یعقوب باوا ــــ طابع : کلیم الحسن نقوی ــــ مطبع : انجمن پریس ــــ مقام اشاعت : ۲۰/۱ے سارہ مینشن ایم اے جناح روڈ کراچی

اخبار ختم نبوت

قادیانیوں کے بھگوڑے پیشوا
مرزا طاہر کو سانپ سونگھ گیا

ہڈرز فیلڈ (نمائندہ ختم نبوت) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت برانچ ہڈرز فیلڈ کا ایک اہم اجلاس حاجی محمد سلیم صاحب کی زیر صدارت منعقد ہوا تلاوت کلام پاک مولانا محمد اکرم خطیب مسجد نور نے فرمائی بعد ازاں انہوں نے مسئلہ ختم نبوت پر تفصیل سے روشنی ڈالی اور برصغیر میں اس مسئلہ کے لیے دی گئی قربانیوں اور عالمی مجلس اور علماء دیوبند کی خدمات پر تفصیل سے روشنی ڈالی اجلاس میں اس عزم کا اظہار کیا گیا کہ اپنے اکابر کے نقش قدم پر چلتے ہوئے فتنہ قادیانیت کی پوری پوری سرکوبی کی جائے گی۔ یاد رہے کہ ہڈرز فیلڈ میں فتنہ قادیانیت کا کامیاب تعاقب مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اختر رحمۃ اللہ علیہ سابق امیر مرکزیہ مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کی سرپرستی میں شروع ہوا تھا اور اب ان کی راہنمائی حضرت مولانا محمد اکرم صاحب فرما رہے ہیں۔ اس سلسلہ میں گزشتہ سال ختم نبوت کانفرنس کے بعد سرگرمیاں انتہائی تیز کر دی گئیں۔ دو مرتبہ یہاں سرکردہ قادیانیوں سے ابطال قادیانیت اور مرزا قادیانی کے کذب پر مجلس مباحثہ منعقد ہوئی اور دونوں ہی مرتبہ قادیانیوں کو ذلت آمیز شکست ہوئی یہاں تک کہ بات قادیانیوں کے بھگوڑے پیشوا مرزا طاہر تک پہنچی۔ قادیانیوں کے ذمہ دار حضرات نے یقین دہانی بھی کرائی کہ مرزا طاہر آئیں گے اور گفتگو کریں گے مسلمانوں کا وفد بار بار ان قادیانی ذمہ داروں کے گھر گیا انہیں غیرت دلائی اور وعدہ پورا کرنے کو کہا مقامی رسائل میں بھی چیلنج شائع کرایا گیا لیکن مرزا طاہر اور اس کے چیلوں چانٹوں کو سانپ سونگھ گیا نہ وہ میدان میں آیا۔ اور نہ اس کے چیلے میدان میں آئے۔

اجلاس میں ہفت روزہ ختم نبوت کی وساطت سے تمام مسلمانوں سے اپیل کی گئی ہے کہ لندن میں کسی طلبا یونین نے جس میں ایک بے غیرت جعفری نام کا مسلمان بھی ہے اور ہندو اور مغربی سامراج نے "محمد ڈارلنگ" نامی ڈرامہ کا پروگرام بنایا ہے اگر یہ ڈرامہ یا فلم بنائی گئی تو انشاء اللہ اسلام کے دامن میں اب بھی ہزاروں غازی علم دین شہید موجود ہیں وہ انہیں اپنے مذموم مقاصد میں ہرگز کامیاب نہیں ہونے دیں گے۔

مولانا عبدالرحیم اشعر سے اظہار تعزیت

صادق آباد (نمائندہ ختم نبوت) مجلس تحفظ ختم نبوت کا ایک ہنگامی اجلاس زیر صدارت مولانا محمد نواز امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت صادق آباد منعقد ہوا۔ اجلاس میں حافظ عبدالصمد حافظ منور حسین جہانی مولانا عبدالکریم ربانی مولانا مشتاق احمد صاحب گل محمد ظفر ناظم عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت صادق آباد نے شرکت کی اجلاس میں مناظر ختم نبوت حضرت مولانا عبدالرحیم اشعر ناظم شعبہ تبلیغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی صاحبزادی کی وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا گیا۔

کوئٹہ میں وحشیانہ لاٹھی چارج کی مذمت

صادق آباد۔ نمائندہ ختم نبوت۔ جمعیت طلبہ اسلام کا اجتماع مقامی کنوینر محمد انوار الرحمٰن کی زیر صدارت ہوا۔ اجتماع میں کوئٹہ جمعیت طلبہ اسلام اور مجلس تحفظ ختم نبوت کے نہتے کارکنوں پر پولیس کے وحشیانہ لاٹھی چارج کی پرزور مذمت کی گئی۔ پولیس کی لاٹھی چارج سے جمعیت کے نو کارکن زخمی ہوئے۔ اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے محمد انوار الرحمٰن نے کہا کہ اگر حکومت اسی طرح قادیانیوں کی پشت پناہی کرتی رہی تو جمعیت طلبہ اسلام ملک بھر میں قادیانیوں کی دہشت گردی کے خلاف تحریک چلائے گی۔ انہوں نے حکومت پر الزام لگایا کہ وہ مجلس تحفظ ختم نبوت سے ملنے والی چار ماہ کی مہلت کو جان بوجھ کر ضائع کر رہی ہے اور ابھی تک مولانا اسلم قریشی کیس کا کوئی خاطر خواہ نتیجہ ظاہر نہیں ہوا۔

مجلس تحفظ ختم نبوت ایبٹ آباد کا عظیم الشان اجلاس

مجلس تحفظ ختم نبوت ایبٹ آباد کا عظیم الشان اجلاس مجلس کے امیر حضرت مولانا حکیم عبدالرشید انور کی صدارت میں ہوا۔ اس اجلاس میں متعدد علماء کرام اور دوسرے لوگوں نے بھرپور انداز میں شرکت کی۔ مولانا حکیم عبدالرشید انور نے اپنے خطاب میں مقامی انتظامیہ کا شکریہ ادا کیا کہ انہوں نے اسلام دوستی کا مظاہرہ کرتے ہوئے ماجین فیکٹری نزد جب پل پر قادیانیوں کے ہفتہ وار اجتماع کو بند کیا۔ اس کے علاوہ انہوں نے میری پور میں قادیانیوں کی زیر تعمیر کالونی کے بارے میں مقامی انتظامیہ کو خبردار کیا کہ اگر کالونی کی تعمیر نہ روکی گئی تو بعد کی تمام تر ذمہ داری انتظامیہ پر عائد ہو گی۔ مجلس ہذا کے ناظم اعلیٰ مولانا افسر علی شاہ صاحب نے اپنے خطاب میں کہا کہ تمام کلیدی عہدوں سے قادیانیوں کو فوری طور پر برطرف کیا جائے اور ان کی جگہ مسلمان افسران مقرر کیے جائیں۔ انہوں نے کہا کہ قادیانی تمام ملک میں صدارتی آرڈیننس کی کھلم کھلا خلاف ورزی کر رہے ہیں۔ انہوں نے حکومت وقت سے مطالبہ کیا کہ قادیانی ٹولے کا جلد از جلد سد باب کیا جائے اور امت مسلمہ کو ان کے خطرناک عزائم سے بچایا جائے۔

صوبہ سرحد کے چیف سیکرٹری قادیانی ہے لہٰذا انکو اپنے عہدہ سے ہٹایا جائے یا وہ اپنی پوزیشن صاف کرے

شب قدر بازار کا ایک اہم اجلاس زیر صدارت سید رحیم شاہ بمقام جامع مسجد منعقد ہوا۔ محمد فراز سیکرٹری مجلس نے اجلاس کے کو ایجیٹیشن کے بارہ میں مکمل تفصیل پیش کی جس کے بعد مجلس کے صدر نے چند قراردادیں پیش کیں جو کہ متفقہ طور پر منظور کی گئیں۔ مستقیم کے ٹیکس ختم کر کے عوام کو مطمئن کیا جائے۔ مہاجرین ہمارے بھائی ہیں ان کو پاکستانی سیاست میں ملوث نہ کیا جائے بقول مولانا فضل الرحمان جنرل سیکرٹری جمعیت العلماء اسلام۔ صوبہ سرحد کا چیف سیکرٹری قادیانی ہے۔ لہٰذا یا وہ اپنی پوزیشن واضح کرے یا ان کو اپنے عہدے سے ہٹایا جائے۔

ڈیرہ غازیخان کے علمائے کرام کو مبارکباد

مجلس تحفظ ختم نبوت ڈویژن کے ناظم اعلیٰ الحاج حاجی محمد علی نے ایک بیان میں کہا کہ تحصیل تونسہ قصبہ شیر گڑھ کے واقعہ پر علمائے کرام پر بنائے گئے تمام جھوٹے مقدمات واپس لیے جائیں۔

انہوں نے مزید کہا کہ ڈیرہ غازی خان میں مورخہ ۲۸ فروری ۱۹۸۶ء کو علماء کرام کے پر امن جلوس پر پولیس نے بغیر کسی نوٹس کے لاٹھی چارج کر کے بیسیوں علماء کو شدید زخمی کر دیا سینکڑوں علماء کو گرفتار کر کے علماء پر وہ تشدد کیا گیا کہ سابقہ حکومتوں کے کسی دور میں اس کی مثال نہیں ملتی۔ اور پھر حوالات میں اسلام کا نام لینے والی حکومت نے علماء کو وضو کے لیے پانی تک مہیا نہ کیا کئی دن تک علماء تیمم کر کے نماز پڑھتے رہے اور حوالات میں بااخلاق مجرموں کے ساتھ علماء کو بند کر کے علماء کی توہین کی گئی۔ اور پھر یکم مارچ ۱۹۸۶ء کو دفتر ختم نبوت ڈیرہ غازی خان سے علماء کو گرفتار کر کے ان کی پگڑیاں اتار کر ان کے ہاتھ باندھ کر ننگے پاؤں بازار میں لے جایا گیا یہ سارا ظلم و ستم علماء کے ساتھ اس لیے کیا گیا کہ وہ یہ مطالبہ کر رہے تھے کہ شیر گڑھ کی مسجد سے مرزائی مرتد کی لاش کو نکال کر خانہ خدا کو پاک کیا جائے۔ حاجی صاحب نے کہا کہ اس مطالبے میں علماء حق بجانب تھے۔ ڈیرہ غازی خان انتظامیہ نے جو شرمناک کردار ادا کیا ہے اور علماء کے ساتھ جو توہین آمیز سلوک کیا ہے وہ ناقابل معافی ہے۔ اس سلسلے میں ڈیرہ غازی خان کے ذمہ دار افسران خصوصاً ایس۔ پی ڈیرہ۔ طلعت محمود، ڈی ایس پی صفدر بخاری اے ایس آئی محمد شفیع ڈی ایس پی تونسہ ایس ایچ او تبیلہ کو ملازمت سے معطل کر کے ان پر کیس چلایا جائے۔ حاجی صاحب نے کہا کہ میں ڈیرہ غازی خان کے علماء اور عوام کو خراج تحسین ادا اور ان کی ایمانی غیرت کو سلام پیش کرتا ہوں جنہوں نے اپنے علاقے میں مرزائی مرتدوں کی ایک بہت بڑی سازش کو ناکام بنا کر مرزائی مرتد کی لاش مسجد سے نکلوا کر خانہ خدا کو پاک کرایا۔

سرشمیر روڈ میں قادیانیوں کی مسلم دشمنی

فیصل آباد انتظامیہ کی کھلی قادیانیت نوازی

مولوی فقیر محمد کا احتجاج

فیصل آباد۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت فیصل آباد کے سیکرٹری اطلاعات مولوی فقیر محمد نے ضلعی انتظامیہ سے مطالبہ کیا ہے کہ چک نمبر ۹۵ ج ب سرشمیر روڈ میں قادیانیوں کی طرف سے امتناع قادیانیت آرڈیننس کی کھلم کھلا خلاف ورزی پر قصوروار قادیانیوں کے خلاف مقدمات درج کیے جائیں اور اس چک میں قادیانیوں کے لیے علیحدہ مرگھٹ (قبرستان) کے لیے ایک ایکڑ فوری طور پر مخصوص کیا جائے انہوں نے کہا کہ اس چک میں قادیانی کافی عرصہ سے صدارتی آرڈیننس کی خلاف ورزی کرتے چلے آرہے ہیں۔ اور مسلمانوں کو دھمکیاں دیتے رہتے ہیں جن کی روک تھام کے لیے کوئی کارروائی نہیں کی جاتی جبکہ تھانہ ٹھیکری والا کے انچارج کو فوری طور پر موقعہ ملاحظہ کر کے قانونی کارروائی کرنی چاہیئے۔ انہوں نے کہا کہ قادیانی غیر قانونی طور پر اذان دیتے ہیں اور ایک تختی پر اپنی عبادت گاہ کو مسجد لکھا ہوا ہے۔ اپنی عبادت گاہ پر کلمہ طیبہ اور آیات قرآنی لکھی ہوئی ہیں۔ مرزا طاہر کی لندن میں کی گئی تقاریر کی کیسٹ بجاتے ہیں۔ قادیانی اپنے غیر مسلم مُردوں کو مسلمانوں کے قبرستان میں غیر قانونی طور پر دفن کرتے ہیں۔ جب کہ یہ تمام حرکات آرڈیننس کی دفعہ 298۔ بی اور سی تعزیرات پاکستان قابل جرم ہے جس کی سزا تین سال قید اور جرمانہ ہو سکتی ہے۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ اس چک میں بڑھتی ہوئی قادیانی کی سرگرمیوں کا جائزہ لینا چاہیئے اور مسلم قبرستان میں کسی قادیانی کو دفن نہ ہونے دیا جائے

اخبار ختم نبوت

صدارتی آرڈیننس پر مؤثر عملدرآمد کیا جائے، ختم نبوۃ کانفرنس بہاولنگر سے مقررین کا خطاب

رپورٹ، حافظ محمد لطف اللہ خان

بہاولنگر۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام جامع مسجد امرشاہ بازار میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی جس سے عالمی مجلس کے مرکزی راہنماؤں نے خطاب کیا۔ کانفرنس کی صدارت حاجی محمد حنیف نے کی۔ استاذ المناظرین علامہ عبدالرحیم اشعر نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ حکومت مجلس عمل کے تمام مطالبات تسلیم کرے معاہدہ اسلام آباد کو عملی جامہ پہنائے۔ انہوں نے مطالبہ کرتے ہوئے کہا کہ صدارتی آرڈیننس پر مؤثر عملدرآمد کرتے ہوئے قادیانیوں کے نکاحوں، دکانوں، عبادت گاہوں سے کلمہ طیبہ اور آیات قرآنی ہٹائی جائیں خطیب ربوہ مولانا خدا بخش شجاع آبادی نے کہا کہ ربوہ میں حال ہی میں ایک قادیانی خاتون نے آر، ایم ربوہ کی عدالت میں اسلام قبول کیا۔ اس کا نکاح ایک پولیس کے سپاہی سے کیا گیا۔ لیکن ایس۔ پی جھنگ کے حکم سے دونوں میاں بیوی کو گرفتار کیا گیا اور نومسلم خاتون کو دوبارہ قادیانیت قبول کرنے کے لیے پریشان کیا جارہا ہے نومسلموں کو تحفظ دیکر ربوہ میں مسلمان ہونے والوں کی حوصلہ افزائی کی جائے۔

مولانا قاضی اللہ یار خان نے کہا کہ کاروان امیر شریعت منزل مقصود کے حصول تک اپنی مساعی جاری رکھے گا۔ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے کہا کہ مولانا اسلم قریشی کی بازیابی تک ہماری تحریک جاری رہے گی سٹیج سیکرٹری کے فرائض مولانا محمد طفیل ارشد نے سرانجام دیئے انہوں نے ایک قرارداد میں ایس ڈی او ٹیلیفون ضلع بہاولنگر چوہدری نسیم قادیانی کی تبدیلی کا مطالبہ کیا سپورٹس کلب کے جنرل سیکرٹری کریم الدین قادیانی کی سرگرمیوں پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے اس کی اس عہدہ سے علیحدگی کا مطالبہ کیا۔ ایک قرارداد میں اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور کے پروفیسر سلیمان اظہر کی رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں کی گئی گستاخیوں پر تشویش کا اظہار کیا گیا اور مطالبہ کیا گیا کہ مذکورہ یونیورسٹی کی ملازمت سے فی الفور الگ کیا جائے۔ اس کے مقالہ کو ضبط کرکے نذر آتش کیا جائے اور توہین رسالت کا مقدمہ درج کرکے کیفر کردار تک پہنچایا جائے۔ ایک قرارداد میں ضلعی انتظامیہ کو وارننگ دی گئی کہ وہ ۳۰ رجولائی تک صدارتی آرڈیننس امتناع قادیانیت پر عملدرآمد کرائے بصورت دیگر بہاولنگر کے غیور عوام خود عملدرآمد کرائیں گے۔ کانفرنس کے انتظامات قاری عبدالغفور، مولانا فیض اللہ اور دیگر کارکنوں نے کئے۔

ہم پوری دنیا میں مرزائیت کا تعاقب جاری رکھیں گے۔ علامہ عبدالرحیم اشعر

ہارون آباد۔ (نمائندہ ختم نبوت) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے شعبہ تبلیغ کے انچارج علامہ عبدالرحیم اشعر نے کہا کہ انشاء اللہ العزیز ہم پوری دنیا میں مرزائیت کا تعاقب جاری رکھیں گے۔ وہ یہاں جامع مسجد گراؤنڈ والی میں منعقدہ عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس کے اجتماع سے خطاب کررہے تھے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سینئر مبلغ مولانا قاضی اللہ یار خان نے کہا کہ قادیانی ملک و ملت کے وفادار نہیں ہوسکتے لہٰذا ان کی سرگرمیوں پر کڑی نظر رکھی جائے۔

خطیب ربوہ مولانا خدا بخش نے کہا کہ الحمد للہ اب ربوہ میں کفر کے بادل چھٹ رہے ہیں کئی ایک قادیانی حلقہ بگوش اسلام ہو چکے ہیں۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ انہیں مکمل آئینی تحفظ دیا جائے۔ قاری عبدالسلام عاصل پوری نے کہا کہ مرزائیوں کا تمام تر لٹریچر کفر، ارتداد، اہانت رسولؐ واہانت صحابہ وآل بیتؓ پر مشتمل ہے۔ لہٰذا اس پر فی الفور پابندی عائد کرکے بحق سرکار ضبط کیا جائے مولانا محمد طفیل ارشد نے ہارون آباد کے چکوک میں آرڈیننس امتناع قادیانیت کے خلاف مرزائیوں کی ریشہ دوانیوں پر افسوس کا اظہار کیا اور مقامی انتظامیہ کی توجہ مبذول کرائی کہ وہ آئین پاکستان کا تحفظ کرے۔ کانفرنس کی صدارت حاجی محمد صدیق نے کی۔ جبکہ انتظامات کے لیے مولانا محمد صدیق، مولانا علی احمد اور مدرسہ تعلیم القرآن کے مدرسین ومنتظمین مصروف عمل رہے۔ اس موقعہ پر جمعیت علماء اسلام کے ضلعی سیکرٹری اطلاعات حافظ لطف اللہ خان نے کہا کہ اگر ۳۰ جولائی تک انتظامیہ نے مرزائیوں کا از خود شعائر اسلام کو نہ ہٹایا تو ۳۱ جولائی کو بہاولنگر میں احتجاجی جلسہ اور جلوس نکالے جائیں گے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے وفد کی کمشنر کراچی سے ملاقات

پچھلے دنوں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے ایک وفد نے کمشنر کراچی سے ملاقات کی اور انہیں قادیانیت کے بارے میں موجودہ صورت حال سے آگاہ کیا۔ انہیں بتایا گیا کہ قادیانیوں کی عبادت گاہوں پر کلمہ طیبہ کے بیج اور پوسٹر ابھی تک لگے ہوئے ہیں اور بعض جگہ تو انہوں نے جلی قلم سے دیواروں پر لکھوایا ہوا ہے جو کہ صدارتی آرڈیننس ۲۹۸ سی کی خلاف ورزی اور کلمہ طیبہ کی توہین ہے

جامع مسجد مدینہ برنس روڈ میں خطاب

کراچی۔ پچھلے دنوں بعد نماز جامع مسجد مدینہ برنس روڈ میں انکار ختم نبوت پر دلائل کی حقیقت پر مولانا منظور احمد الحسینی نے خطاب کیا جس میں کثیر تعداد میں نوجوان طلبہ نے شرکت کی۔ یہ خطاب ایک گھنٹہ تک جاری رہا۔ خطاب کے بعد سوال وجواب کی مجلس منعقد کی گئی۔

سابق اے سی کروڑ نے بھکر میں بھی پر پرزے نکالنے شروع کر دیئے

ہفت روزہ ختم نبوت کراچی کے شمارہ ۴۹ جو ۲۳ مئی ۸۶ء کو شائع ہوا اس میں خبر شائع ہوئی۔ اے سی کروڑ کا تبادلہ اب بھکر ہو چکا ہے۔ ہوشیار باش! بھکر کے جیالے عوام اسی وقت سے کسی انہونی سے منتظر تھے کیونکہ ضلع بھکر کے عوام یہاں کے مخصوص حالات کی وجہ سے بہت حساس ہیں۔ گزشتہ دنوں جھنگ میں مولانا حق نواز اور ان کے دیگر ساتھیوں کے ساتھ نازیبا سلوک اور ٹھوڑے تشدد کی وجہ سے ضلع بھکر کے غیور عوام بھی تڑپ اٹھے اور مقامی انجمن کی طرف احتجاجی جلسے منعقد کیے۔ دریا خان میں اسی طرح کے ایک جلسے میں ان واقعات کی شدید مذمت کی گئی اور سخت الفاظ میں احتجاج کیا۔ جمعہ کے خطبات میں بھی علماء کرام نے پُرزور الفاظ میں مذمت کی اور حکومت سے مطالبہ کیا کہ الفاظ کے تقاضے پورے کیے جائیں! بصورت حال مقامی اے سی کو ایک آنکھ نہ بھائی اور اس نے یہاں بھی وہی روایات دہرانا شروع کر دیں جو وہ کروڑ میں کر کے آئے تھے انہوں نے یہاں بھی فرقہ پرستی کی بنیاد رکھ دی یہاں تک کہ ایک فریق کو دکانوں پر کیسٹ چلانے کی آزادی ہے جب کہ دوسرے فریق کے کیسٹ ضبط کر لیے جاتے ہیں۔ اے سی صاحب بھکر کے رویہ سے صورت حال خاصی کشیدہ ہے وہ فرقہ واریت کو نہ صرف ہوا دے رہا ہے بلکہ سرپرستی کر رہا ہے جس سے نقص امن کا شدید اندیشہ ہے۔ اس لیے اے سی کو فوراً یہاں سے ہٹایا جائے۔

منجانب: دریا خان، بھکر

جہادِ افغان سے عالمِ اسلام میں ایک نئی تحریک پیدا ہوئی ہے!

مولانا محمد اسحٰق خان المدنی

دبئی (نمائندہ ختم نبوت) افغانستان کے موجودہ جہاد نے ایک مرتبہ پھر یہ حقیقت روز روشن کی طرح واضح کر دی ہے کہ ایمان و یقین کی قوت ایسی عظیم اور بے مثال و لازوال قوت ہے کہ اس کے مقابلے میں اس مادی دنیا کی کوئی بڑی قوت بھی ٹھہر نہیں سکتی چنانچہ دنیا ساری نے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا کہ روس جیسی سپر پاور بھی جدید ترین اسلحہ استعمال کرنے اور اربوں ڈالر کا سامان روزانہ کے حساب سے خرچ کرنے کے باوجود گزشتہ آٹھ سال کی آتش بازی اور لگاتار جنگ کے باوجود نہتے اور بے سہارا سر کف مجاہدین کے جذبۂ حریت کو اب تک دبانے اور کچلنے میں کامیاب نہیں ہو سکی اور پوری قوت آزمائی کے باوجود افغانستان کے دس فیصد حصے سے بھی زیادہ پر کنٹرول حاصل نہیں کر سکی ان خیالات کا اظہار جمعیت اہل السنت والجماعت برائے متحدہ عرب امارات کے بانی اور سرپرست اعلیٰ مولانا محمد اسحٰق خان المدنی نے دبئی کی ایک بڑی مرکزی مسجد میں ایک خصوصی جلسے سے خطاب کرتے ہوئے کیا جس میں مقامی لوگوں کے علاوہ مجاہدین میں سے مولانا نصر اللہ منصور اور مولانا سیف اللہ اختر نے بھی شرکت کی جو ان دنوں امارات کے مختصر دورے پر آئے ہوئے ہیں اور ان دونوں نے اپنی تقریروں میں جہاد افغانستان کے ایسے ایمان افروز واقعات سنائے کہ حاضرین و سامعین کے ایمان تازہ ہو گئے۔ جلسے کے منتظم مولانا محمد اسحٰق خان نے کہا کہ افغانستان کے جہاد نے عالم اسلام میں ایک نئی تحریک پیدا کر دی ہے کہ مسلمانوں کو جہاد اسلامی کا بھولا ہوا سبق یاد دلایا ہے۔ اس لیے نوجوان اس جہاد میں شرکت کے لیے زبردست جذبے سے سرشار ہو رہے ہیں۔ مولانا موصوف نے اس سے پہلے ان مجاہدین کا اسلامک سنٹر دبئی میں ایک عربی پروگرام بھی رکھوایا جو بہت کامیاب رہا۔

رحیم یار خان میں مرکز ختم نبوت کی تعمیر شروع ہو گئی

رحیم یار خان میں قبل ازیں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا مستقل دفتر نہیں تھا۔ مقامی علماء کرام اور کونسلر حضرات کی پرخلوص کوششوں کی بدولت بلدیہ رحیم یار خان نے دفتر کے لیے برلب سڑک ایک پلاٹ الاٹ کر دیا ہے جس پر ایک پروقار تقریب میں دفتر کا سنگ بنیاد عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی امیر مرشد العلماء پیر طریقت حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب مدظلہ، حضرت مولانا غلام ربانی صاحب اور دیگر حضرات نے رکھا جہاں اب تعمیر کا سلسلہ شروع ہے شمع ختم نبوت کے پروانوں سے اپیل ہے کہ وہ ضلع رحیم یار خان میں فتنۂ قادیانیت کے خلاف تعمیر ہونے والے اس اہم مورچے کی تعمیر میں بھرپور حصہ لیں اور دامے درمے تعاون کر کے اسے پایۂ تکمیل تک پہنچائیں۔ اس سلسلہ میں ترسیل زر دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان کے پتہ پر ارسال فرمائیں یا مقامی عالمی مجلس کے مبلغ مولانا حافظ احمد بخش کو دے کر مجلس کی رسید حاصل کریں۔ مذکورہ دفتر کے علاوہ مجلس کے زیر اہتمام مرکزی اور دفتر یا مسجد زیر تعمیر نہیں ہے۔

صدائے ختم نبوت

کراچی والو! جاگو، جاگو، جاگو

قادیانیوں کا عقیدہ ہے کہ ان کا سالانہ جلسہ "حج" ہے۔ پہلے ان کا جلسہ خدا کی سرزمین پر نہیں بلکہ قادیان میں ہوتا تھا۔ وہاں جب مرزا قادیانی نے اپنے ارد گرد کچھ بے شعور اور عقل و خرد سے عاری افراد کا جمگھٹا دیکھا تو اس پر یہ الہام گھڑا ہے

زمین قادیان اب محترم ہے

ہجوم خلق سے ارض حرم ہے

اس نے قادیان کو ارض حرم بنایا پھر ارض حرم کا "اعزاز" قیام پاکستان کے بعد قائم ہونے والے شہر سدوم ربوہ کو دے دیا گیا۔ ۱۹۸۴ء تک قادیانی عقیدے کے مطابق ربوہ ارض حرم رہا ۱۹۸۴ء کے بعد ربوہ ان کے سالانہ جلسے یعنی ظلی حج پر پابندی لگا دی گئی اور ختم نبوت کے مبلغ مولانا محمد اسلم قریشی اغوا کیس میں گرفتاری کے خوف سے رائل فیملی کا سربراہ مرزا طاہر لندن سے بھاگ گیا اور ایک نئے شہر سدوم کی بنیاد رکھی اور سابقہ قادیان اور شہر سدوم ربوہ میں منعقد ہونے والا جلسہ یا ظلی حج وہاں شروع کرا دیا۔ اب قادیانی ظلی یا جعلی حج کرنے کے لیے لندن کا سفر کر رہے ہیں اگرچہ ان کی تعداد محدود ہے۔

ہمیں ان کے لندن جانے پر کوئی اعتراض نہیں وہ بڑی خوشی سے جائیں اپنے آنجہانی پیشوا مرزا محمود کی اتباع میں وہاں جا کر رنگ رلیاں منائیں، عیاشیاں کریں ننگی میموں کا ڈانس دیکھیں یا اپنے جھوٹے نبی مرزا قادیانی کی "سنت" پر عمل کرتے ہوئے ٹانک وائن، انگریزی شراب، کے جام لنڈھائیں ہمیں ان کی کسی حرکت پر قطعاً اعتراض نہیں اعتراض اگر ہے تو اس بات پر کہ وہ اپنے کفر، اپنے ارتداد اپنے زندقہ کو اسلام کا لبادہ نہ پہنائیں اور اپنے کو مسلمان ظاہر نہ کریں۔

گذشتہ ہفتے کراچی ایئر پورٹ پر لندن جانے والے قادیانیوں کو گرفتار کیا گیا پہلے روز ۱۹ قادیانی گرفتار ہوئے دوسرے روز ۱۱ قادیانی پکڑے گئے ان کی گرفتاری پاسپورٹ ایکٹ کے تحت عمل میں لائی گئی کیونکہ انہوں نے غیر مسلم ہونے کے باوجود اپنے پاسپورٹوں میں خود کو مسلمان لکھا تھا اور ان کے پاس سے ڈائریکٹر فارن آفس ربوہ کا سرٹیفکیٹ بھی برآمد ہوا تھا۔ ان کی یہ حرکت ۱۹۷۳ء کے آئین اور امتناع قادیانی آرڈیننس کی صریح خلاف ورزی ہے اور انہوں نے اپنے کردار سے یہ ثابت کر دیا ہے کہ ان کے نزدیک پاکستان میں جاری کسی آئین اور قانون کی خواہ اسے عوام کے منتخب نمائندوں نے پاس کیا ہو یا صدر مملکت نے جاری کیا ہو کاغذ کے ایک پرزے سے زیادہ کوئی حیثیت نہیں۔ کچھ افسروں نے قادیانیوں کی اس صریح بغاوت کا نوٹس لیا اور انہیں گرفتار کر کے حوالات میں بند کر دیا ان کا حوالات میں بند ہونا تھا کہ کراچی سے لے کر اسلام آباد تک پوری قادیانی لابی اور قادیانی نواز افسران حرکت میں آگئے اور تعطیل کے باوجود رات کے اندھیرے میں انہیں ضمانت پر رہا کر دیا۔

جب ان گرفتاریوں اور کراچی کے قادیانی نواز افسروں کی اس سکھا شاہی کا علم ہوا تو عالمی مجلس کے مقامی راہنماؤں کی طرف سے فوری طور پر ایک ہنگامی پریس کانفرنس طلب کی گئی جس میں قادیانیوں کی رات کے اندھیرے میں ضمانت پر رہائی کی سخت ترین الفاظ میں مذمت کی گئی۔ یہ پریس کانفرنس تمام اخبارات میں شائع ہوئی لیکن اس کے باوجود دوسرے روز گرفتار ہونے والوں کو بھی رہا کر دیا گیا۔

اس طریقہ کار سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ ہمارے ملک کی انتظامیہ اور افسران کو بھی ملکی آئین و قانون کا کوئی پاس نہیں ہے۔ یہی وجہ ہے کہ قادیانی مٹھی بھر

اقلیت ہوتے ہوئے اکثریت کے جذبات سے کھیل رہے ہیں، مسلمانوں کو تنگ کر رہے ہیں، اشتعال انگیز کارروائیاں کر رہے ہیں، اپنے کو کھلم کھلا مسلمان کہہ رہے ہیں۔ ماشاء اللہ اور سلام کی اصطلاحات کا بے دریغ استعمال کر رہے ہیں اپنے ناپاک وجود پر کلمہ طیبہ کے بیجز لگا کر بازاروں میں گھومتے ہیں، اپنی دکانوں اور مکانوں پر کلمہ طیبہ لکھوا رہے ہیں درخشاں کمر ربا میں ایک بیت الخلاء پر بھی کلمہ طیبہ لکھوایا گیا! اس کے باوجود انتظامیہ ٹس سے مس نہیں ہوئی۔ خاص طور پر کراچی کی انتظامیہ کے اکثر عمائدین قادیانیوں کے ہاتھ کا کھلونا بنے ہوئے ہیں جس کا ثبوت یہ ہے کہ ان کے مرکزوں میں باقاعدہ تقریریں ہوتی ہیں، خطبے دیئے جاتے ہیں، لاؤڈ سپیکر کا استعمال ہوتا ہے کوئی روکنے والا نہیں۔ قادیانیوں کو کراچی سے صرت ڈائجسٹ کے نام سے ایک ماہنامے کا ڈیکلریشن بھی دے دیا گیا ہے جو قادیانیت کی پرزور تبلیغ کر رہا ہے دوسری طرف، روزنامہ امن بھی تبلیغ قادیانیت میں مصروف ہے۔ مختلف عنوانات کے تحت وہ دوسرے تیسرے روز کسی نہ کسی قادیانی کا مضمون شائع کرتا رہتا ہے حتیٰ کہ اس کے منحوس کالم نگار محمد خان نے اخبار کے سرکاری اشتہارات بند ہونے پر ایک کالم میں احتجاج کیا اور غصے سے اندھا ہو کر یہاں تک بکواس کر گیا کہ حکومت اگر اخبارات کو اشتہار نہیں دیتی دوسرے لفظوں میں امن کو اشتہار نہیں دیتی تو اسے چاہیے کہ تاج کمپنی اور دوسری قرآن پاک شائع کرنے والی کمپنیوں سے ٹھیکہ کرکے قرآن پاک اور سپاروں میں اشتہارات شائع کرائے۔ گویا قرآن پاک اس لیے رہ گیا ہے کہ اس میں سودی غیر سودی، اسلامی، غیر اسلامی، تصویر والے اور بغیر تصویر والے اشتہارات شائع ہوں، قرآن پاک کی اس صریح توہین کا بھی کوئی نوٹس نہیں لیا گیا۔

ہم کئی مرتبہ انہی کالموں میں یہ بتا چکے ہیں کہ اس وقت کراچی کے تمام اہم اور حساس عہدوں پر قادیانی فائز ہیں ہم یہ بھی بتا چکے ہیں کہ یہاں آئے دن جو فرقہ وارانہ اور غیر فرقہ وارانہ ہنگامے ہوتے رہتے ہیں ان میں انہی قادیانی افسروں کا ہاتھ ہے۔ کراچی کی انتظامیہ جو قادیانیت نوازی کر رہی ہے، اس کی وجہ بھی یہی قادیانی افسران ہیں یہ صورت حال کراچی کے غیور شہریوں کے لیے ایک چیلنج کی حیثیت رکھتی ہے ہم کراچی کے عوام سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ سرکار دو عالم تاجدار ختم نبوت حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و ناموس کے تحفظ کے لیے تیار ہو جائیں اور قادیانی کراچی پر قبضہ کرنے کا جو منصوبہ بنا رہے ہیں اسے ناکام بنا دیں ورنہ یاد رکھیں اگر اس طرف توجہ نہ دی گئی تو قادیانی کراچی کو بیروت بنا ڈالیں گے۔ ہم علماء کرام اور خطباء حضرات سے بھی درخواست کرتے ہیں کہ وہ خطبات جمعہ اور جلسوں میں اس صورت حال کا نوٹس لیں اور عوام کو توجہ دلائیں۔

ملتان پاور ہاؤس میں بے چینی کی فضا ختم ہو گئی!

قادیانی شرارتی افسروں کا ملتان سے کوٹ ادو تبادلہ کر دیا گیا

ملتان (نمائندہ ختم نبوت) ہفت روزہ ختم نبوت نے واپڈا ملتان کے بعض سپرنٹنڈنگ انجینئر الیکٹریکل کے متعلق تحریر کیا تھا اور ان کی قادیانیوں کی نشاندہی کی تھی۔ اس کے بعد اس نے دو مسلمانوں نذیر احمد صدیقی جونیئر گیسٹ اور جعفر حسین کی ٹرانسفر کر دی تھی اس سلسلہ میں مجلس تحفظ ختم نبوت کے ناظم اعلیٰ حضرت مولانا عزیز الرحمن صاحب جالندھری نے ایک وفد کے ہمراہ واپڈا اتھارٹی سے میٹنگ کی جس کے بعد کردہ دونوں مسلمانوں کے تبادلے فوراً روک دیئے گئے اور ملتان پاور ہاؤس کے دونوں قادیانیوں امجد علی جونیئر گیسٹ جو کہ ایک عقدہ میں ملوث ہے اور مسعود احمد کو کوٹ ادو تبدیل کر دیا گیا ہے اب ملتان پاور ہاؤس میں جو بے چینی کی فضا تھی وہ ختم ہو گئی ہے ملتان کے عوام نے خواجہ داؤد احمد صاحب جنرل منیجر تھرمل اور عبدالشکور قریشی چیف انجینئر اور ملتان پاور ہاؤس کی انتظامیہ کا شکریہ ادا کیا ہے اور اس فیصلہ کو مستحسن قرار دیا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ قادیانی افسروں کی کوٹ ادو آمد پر غم و غصہ کا اظہار کیا جا رہا ہے۔

قادیانیوں کے مقدر میں ذلت ہی ذلت لکھی ہوئی ہے!!

قادیانیوں کا واحد علاج تلوار ہے۔ میاں عبدالرشید بھٹی

ننکانہ صاحب (نمائندہ خصوصی) مجلس تحفظ ختم نبوت ننکانہ صاحب کے زیر اہتمام تحصیل کی سطح پر ایک عظیم الشان مقابلہ نعت خوانی بعد از نماز عشاء جامع مسجد گلستان میں ہوا۔ جس میں ۱۷ سو نعت خواں حضرات نے شرکت کی، ججز صاحبان کے متفقہ فیصلہ کے مطابق نے پہلی پوزیشن، محمد صادق پہلوان نے دوسری پوزیشن اور اعجاز بٹ جاویں نے تیسری پوزیشن حاصل کی جبکہ شیخ محمد اشفاق، وزیر رسول اور شاہد محمود نے حوصلہ افزائی کے انعامات حاصل کیے۔ اس مقابلہ کی سب سے بڑی خصوصیت یہ تھی کہ اس انعامی مقابلہ میں شرکت

باقی صفحہ ۳۶ پر

اللہ تعالیٰ کے راستے میں مال خرچ کرنے کے فضائل

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا قدس سرہ

وَسَارِعُوْٓا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ ۙ اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِيْنَ ۝ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ فِي السَّرَّاۗءِ وَالضَّرَّاۗءِ وَالْكٰظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ ۭ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ۝

(سورہ آل عمران، رکوع ۱۴)

اور دوڑو اس بخشش کی طرف جو تمہارے رب کی طرف سے ہے اور دوڑو اس جنت کی طرف جس کا پھیلاؤ سارے آسمان اور زمین ہیں جو تیار کی گئی ہے ایسے متقی لوگوں کے لیے جو اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں فراخی میں بھی اور تنگی میں بھی، اور غصہ کو ضبط کرنے والے اور لوگوں کی خطاؤں کو معاف کرنیوالے ہیں۔ اور اللہ جل شانہ محبوب رکھتے ہیں احسان کرنے والوں کو۔

ف: علماء نے لکھا ہے کہ بعض لوگوں نے بنی اسرائیل کی اس بات پر رشک کیا تھا کہ جب کوئی شخص ان میں سے گناہ کرتا تو اس کے دروازہ پر وہ گناہ لکھا ہوا ہوتا اور اس کا کفارہ بھی کہ فلاں کام اس گناہ کے کفارہ میں کیا جائے، مثلاً ناک کاٹ دی جائے کان کاٹ دیا جائے وغیرہ وغیرہ۔ ان حضرات کو اس پر رشک تھا کہ کفارہ ادا کرنے سے اس گناہ کے زائل ہو جانے کا یقین تھا اور گناہ کی اہمیت ان حضرات کی نگاہ میں اتنی سخت تھی کہ وہ سخت قسم کی سزا ہر کیف ان کے مقابلہ میں ہلکا اور قابل برداشت سمجھتے تھے۔ ان حضرات کے جو واقعات حدیث کی کتابوں میں آتے ہیں وہ واقعی ایسے ہی ہیں کہ بشریت سے کسی گناہ کے سرزد ہو جانے کے بعد اس کی ہیبت اور اہمیت ان پر بہت زیادہ مسلط ہو جاتی، مرد تو مرد تھے ہی، عورتوں میں بھی یہ جذبہ تھا۔ ایک عورت سے زنا صادر ہو گیا۔ خود حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں، خود اعتراف جرم کیا اور گناہ سے پاک ہونے کے شوق میں اپنے آپ کو سنگسار ہونے کے لیے پیش کیا اور سنگسار ہو گئیں [illegible] ہیبت ان کے دل میں اس مرنے سے بہت زیادہ تھی۔

نماز پڑھتے ہوئے حضرت ابو طلحہؓ کے دل میں اپنے باغ کا خیال گزر گیا، اس کو اللہ کے راستے میں صدقہ کر کے چین پڑی۔ محض اس غیرت میں کہ نماز میں دنیا کی چیز کا خیال آ گیا، ایسی چیز جو نماز میں اپنی طرف متوجہ کرے اپنے پاس نہیں رکھی۔ ایک اور انصاریؓ کے ساتھ بھی اسی قسم کا قصہ گزرا کہ کھجوریں شباب پر آ رہی تھیں، نماز میں ان کا خیال آگیا کہ کیسی پک رہی ہیں۔ حضرت عثمانؓ کی خلافت کا زمانہ تھا، ان کی خدمت میں حاضر ہو کر باغ کا قصہ ذکر کر کے ان کے حوالہ کر دیا جس کو پچاس ہزار میں فروخت کر کے اس کی قیمت دینی کاموں میں خرچ کر دی۔ حضرت ابو بکر صدیقؓ نے ایک مشتبہ لقمہ ایک مرتبہ غلطی سے کھا لیا تھا اور ابکائی کرتے کرتے وہ ناجائز لقمہ بدن کا جزو نہ بن جائے۔ بہت سے واقعات ان حضرات کے اپنے رسالہ حکایات صحابہ میں لکھ چکا ہوں۔ ایسی حالت میں ان حضرات کو اگر اس پر رشک ہو کہ بنو اسرائیل کے گناہوں کا کفارہ ان کو معلوم ہو جاتا تھا اور اس سے گناہ زائل ہو جاتا تھا، تو بے محل نہیں تھا۔ ہم نا اہلوں کا ذہن تو بھی یہاں تک نہیں پہنچتا کہ گناہ اس قدر سخت چیز ہے۔ غرض ان حضرات کے اسی رشک پر اللہ جل شانہ نے اپنے لطف و کرم اور اپنے محبوب سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی امت پر فضل و انعام کی وجہ سے یہ آیت شریفہ نازل فرمائی کہ ایسے نیک کاموں کی طرف دوڑو جن سے اللہ جل شانہ کی مغفرت میسر ہو جائے۔ حضرت سعید بن جبیرؒ اس آیت شریفہ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ نیک اعمال کے ذریعے اللہ کی مغفرت کی طرف سبقت کرو اور ایسی جنت کی طرف سبقت کرو جس کی وسعت اتنی ہے کہ ساتوں آسمان برابر برابر ایک دوسرے کے ساتھ جوڑ دیئے جائیں جیسا کہ ایک کپڑا دوسرے کے برابر جوڑ دیا جاتا ہے اور اسی طرح ساتوں زمینیں ایک دوسرے کے ساتھ جوڑ دی جائیں تو جنت کی وسعت ان کے برابر ہو گی۔ حضرت ابن عباسؓ سے بھی یہی نقل کیا گیا کہ ساتوں آسمان اور ساتوں زمینیں ایک دوسرے کے برابر جوڑ دی جائیں تو جنت کی چوڑائی ان کے برابر ہو گی۔

حضرت ابن عباسؓ کے غلام حضرت کریبؒ فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت ابن عباسؓ نے تورات کے ایک عالم کے پاس بھیجا اور ان کی کتابوں سے جنت کی وسعت کا حال دریافت کیا۔ انہوں نے حضرت موسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ السلام کے صحیفے نکالے اور ان کو دیکھ کر بتایا کہ جنت کی چوڑائی اتنی ہے کہ ساتوں آسمان اور ساتوں زمینیں ایک دوسرے کے ساتھ جوڑ دی جائیں تو اس کے برابر ہوں، یہ چوڑائی اتنی ہے کہ

باقی ص ۲۶ پر

اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ

اسلام کی حقانیت کا اعتراف

عیسائی محقق کا قبولِ اسلام

[illegible]
عیسائی پادری کی تحریر [illegible] مصنفہ علامہ [illegible]
کے مناظرہ [illegible] تحفۃ الاریب فی الرد علی اہل الصلیب [illegible] ترجمہ
آئینہ عیسائیت کے نام سے حکیم شمس الدین صاحب نے شائع کیا
ہے۔ اسی کتاب میں مؤلف مسلم پادری [illegible] نے اپنے اسلام لانے کا واقعہ
بھی تحریر فرمایا ہے۔ قارئین کے لئے اس کا خلاصہ پیش خدمت ہے۔
شیخ عبد اللہ بن عبد اللہ ترجمان فرماتے ہیں کہ میں جزیرہ
میورقہ میں پیدا ہوا میرے والد اسی شہر کے محتسب تھے۔ جب
میری عمر چھ سال کی ہوئی تو مجھے انجیل کی تعلیم کے لئے ایک پادری
کے سپرد کر دیا گیا۔ دو سال کے عرصہ میں انجیل کا اکثر حصہ میں نے
حفظ کر لیا اس کے بعد قسطلان کے علاقہ میں شہر لاردہ میں پہنچا جو
اس وقت مدینۃ العلم (علم کا شہر) مشہور تھا اور ہزار ڈیڑھ
ہزار نصرانی طلباء مقیم رہتے تھے۔ یہاں میں نے دو سال کے عرصہ
میں علم طب اور نجوم کی تکمیل کی اس کے بعد مسلسل چار سال انجیل
کی تعلیم حاصل کرتا رہا یہاں سے فارغ ہو کر ایک اور شہر بولونیہ کی
طرف کوچ کیا۔ جو اس وقت مدینۃ المعارف شمار ہوتا تھا۔ اور
ملک کے اطراف و اکناف سے دو ہزار کے قریب طالب علم
وہاں زیر تعلیم تھے۔ اس درسگاہ کی ایک خاص بات یہ تھی کہ
تمام طلباء کے لئے ایک لباس مقرر تھا۔ امیر ہو یا غریب شاہ و گدا
میں کوئی تمیز نہ تھی۔ یہی لباس ان کو ملک کی دوسری آبادی سے
ممتاز رکھتا تھا۔ ان پر قسیس (معلم) کے علاوہ کسی اور کا حکم
نافذ نہ ہوتا تھا۔ میں اس شہر کے کنیسہ (گرجا گھر) میں جس معمر اور
جلیل القدر پادری کے پاس قیام پذیر ہوا۔ اس کا مقام عیسائیوں
میں نہایت بلند اور رفیع تھا۔ نفس زہد اور ورع و تقویٰ کی وجہ
سے تمام نصرانیوں میں ممتاز تھے [illegible] اور سلاطین کے [illegible] یہاں
کے سامنے پیش ہوتے تھے۔ اہل حکام جنس یا قیمتی تحائف
اور ہدیے ان کی خدمت میں پیش کرنا سعادت مندی خیال کرتے
تھے۔ میں نے ان سے اصول دین اور نصرانیت کے تمام احکام
حاصل کئے اور اسی دوران استاذ مذکور کی خدمت اور خلعت
و دیکھ بھال کی مصروفیت کی وجہ سے مجھے خاص الخواص افراد
میں شمار کیا جانے لگا یہاں تک کہ مکانوں اور گوداموں کی
چابیاں [illegible] ان کی دیکھ بھال میرے سپرد کر دی گئی میں مسلسل

تحریر: بشیر محمد

دس برس ان کی خدمت میں رہ کر فیض [illegible]
رہا اتفاقاً ایک روز آپ بیماری کی وجہ سے درس گاہ میں تشریف
نہ لا سکے۔ اہل مجلس آپ کی انتظار میں مختلف مسائل پر گفت
و شنید کرتے رہے یہاں تک کہ موضوع بحث حضرت عیسیٰ
علیہ السلام پر نازل شدہ کلام الٰہی کا حسب ذیل جملہ بن گیا لیکن
میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ میرا جانا تمہارے لئے فائدہ مند
ہے۔ کیونکہ اگر میں نہ جاؤں تو وہ فارقلیط تمہارے پاس
نہ آئے گا۔ لیکن اگر جاؤں گا تو اسے تمہارے پاس بھیج دوں
گا۔ (یوحنا باب 16 آیت 7) اس آیت پر بحث طویل ہوئی
اور بغیر کسی مفید نتیجہ کے ختم ہو گئی۔ بعد میں شیخ موصوف نے
دریافت فرمایا کہ میری غیر حاضری میں طلبہ کا کیا مشغلہ رہا۔ تو
میں نے مذکورہ آیت کے مفہوم اور بالخصوص فارقلیط کے
معنی میں تنازع و اختلاف کی خبر دی [illegible] تک
مختلف احباب کے اقوال و جوابات بھی دہرائے استاذ صاحب
نے پوچھا تو نے کیا جواب دیا۔ میں نے کہا فلاں پادری نے انجیل
کی تفسیر میں جو رائے اختیار کی ہے اسے ترجیح دی تھی۔
شیخ نے فرمایا تیرا جواب حق کے قریب تھا اور فلاں فلاں
کا جواب غلط تھا ویسے صحیح جواب ان سب کے خلاف ہے
اس اسم شریف (الفارقلیط) کی تفسیر الراسخون فی العلم کے
سوا کوئی نہیں جانتا اور آپ حضرات علم میں قلیل حصہ رکھتے ہیں
میں یہ سن کر جلدی اٹھا اور قدموں کو بوسہ دے کر عرض کیا
اے میرے سردار آپ کو معلوم ہے کہ میں بہت دور
سے صرف حصول علم کے لئے آیا ہوا ہوں۔ اور اس دس
سال کے عرصہ میں آپ سے علوم و معارف کا بیش بہا
قیمتی ذخیرہ حاصل کیا ہے۔ اگر آپ مجھے اس اسم شریف
(فارقلیط) کے بارے میں باخبر فرمائیں تو میں بہت ہی شکر گزار
اور ممنون ہوں گا۔ پادری موصوف رو کر فرمانے لگے بیٹا
واللہ تو مجھے [illegible] قیمتی خدمات کی وجہ سے بہت پیارا ہے
اور اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ اس اسم شریف کی معرفت
میں بہت بڑا فائدہ ہے۔ مگر مجھے اندیشہ ہے کہ اگر
تو نے اسے ظاہر کر دیا تو نصاریٰ تجھے قتل کر دیں گے۔
میں نے عرض کیا اے میرے سردار مجھے اللہ تعالیٰ کی عظمت
اور انجیل کی حقانیت اور اس کے لانے والے کی قسم ہے
کہ جو بات رازداری کے طور پر آپ مجھے بتلائیں گے کسی پر
ظاہر نہ کروں گا۔ اس پر استاذ نے فرمایا جس ملک سے تو آیا
ہے وہ مسلمانوں سے قریب ہے۔ جس پیغمبر کو مسلمان مانتے
ہیں ان کے ناموں سے ایک نام فارقلیط بھی ہے آپ
پر چوتھی کتاب قرآن مجید کا آسمان سے نزول ہوا حضرت
محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا دین سچا دین ہے۔ آپ کی ملت
ہی وہ ملت بیضاء ہے جس کا انجیل میں تذکرہ ہے۔ میں نے
عرض کیا یا شیخ اب نجات کا کون سا راستہ ہے۔ انہوں نے
جواب دیا اسلام کو قبول کرنے کے علاوہ کوئی راستہ نہیں ہے
دنیوی اور اخروی کامیابی کا راز دین محمدی قبول کرنے میں
پوشیدہ ہے۔ اس پر میں نے کہا یا استاذ فاضل اپنے لئے

بہتر چیز کا انتخاب کرتا ہے جب آپ دین اسلام کی برتری اور فضیلت کے قائل ہیں تو اس کے قبول کرنے میں کیا امر مانع ہے کہنے لگے اللہ تعالیٰ نے دین اسلام کی حقانیت اور فضیلت اور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کا علم مجھے بڑھاپے میں دیا اور تجھے جوانی کی عمر میں اس کا علم ہو گیا۔ کاش میں تیری عمر میں ہوتا تو سب اشیاء کو چھوڑ کر دین حق میں داخل ہو جاتا تو جانتا ہے کہ نصاریٰ کے ہاں میرا کیا مقام ہے اور کس قدر مالی آمدنی ہے کتنی جاہ و عزت حاصل ہے۔ اگر میں نے ذرہ برابر بھی اسلام کی طرف میلان ظاہر کیا تو مجھے فوراً قتل کر دیا جائے گا۔ اور اگر کسی نہ کسی طرح بھاگ کر مسلمانوں سے بھی جا ملوں تو ممکن ہے وہ یوں کہہ دیں تیرے اسلام کا ہم پر کیا احسان ہے تو نے دین اسلام میں داخل ہو کر اپنے آپ کو عذاب دوزخ سے بچا لیا ہے۔ اس صورت میں میرا کوئی بھی پرسان حال نہ ہو گا اور میں انتہائی بڑھاپے میں مفلوک الحال زندگی گزارتے ہوئے اس دنیا سے رخصت ہوں گا میں نے عرض کیا۔ مجھے اجازت دیجئے کہ میں ممالک اسلامیہ میں چلا جاؤں اور حلقہ بگوش اسلام ہو جاؤں شیخ نے فرمایا تو عاقل اور طالب نجات ہے اس معاملہ میں جلدی کر تیری دینی و دنیوی فلاح اسی میں ہے لیکن یاد رکھنا میرا یہ معاملہ کسی پر ظاہر نہ کرنا۔ میں نے شیخ کی خوشنودی ملحوظ رکھتے ہوئے معاملہ کو مخفی رکھنے کا وعدہ کر لیا۔ اور سامان سفر باندھ کر رخصت اجازت طلب کی۔ استاذ نے پانچ دینار سونے کا سکہ جس کا وزن (۴ ۱/۲ ماشہ ہوتا ہے) سفر خرچ کے لئے دیئے اور دعائے خیر کرتے ہوئے الوداع کہا اس کے بعد گھر اور دوسرے علاقوں میں ہوتا ہوا تیونس پہنچا۔ اور وہاں کے پادریوں کے ہاں تقریباً چار ماہ گزارے اسی وقت حضرت ابو العباس احمد رحمۃ اللہ علیہ وہاں کے بادشاہ تھے۔ حکیم محمد یوسف شاہی طبیب کے ذریعہ بادشاہ سے ملاقات ہوئی۔ عمر اور تعلیم وغیرہ کی معلومات سے بہت مسرت اور خوشی کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا آپ کا آنا مبارک ہے اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے دائرہ اسلام میں داخل ہو جائیے میں نے اپنے ترجمان حکیم مذکور کی معرفت عرض کیا کہ جب کوئی شخص اپنے دین کو چھوڑ کر دوسرا دین اختیار کرتا ہے تو اس کے بارے میں ہر طرف سے زبان طعن دراز ہوتی ہے اور مختلف چہ میگوئیاں ہوتی ہیں میں چاہتا ہوں کہ آپ یہاں کے نصرانی تاجروں اور ان کے تمام پادریوں کو بلا کر میرے بارے میں دریافت کریں۔ اور یہ بھی معلوم کر لیں کہ وہ میرے زہد و تقویٰ اور علم وغیرہ کے بارے

باقی ص ۳۶ پر

غیبت کیا ہے؟

محمد اسحاق شیخ اسلام آباد

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرور کائنات ﷺ نے فرمایا جب مجھے میرا رب معراج میں لے گیا تو میں ایک ایسی قوم کے پاس سے گزرا کہ ان کے ناخن پیتل کے تھے۔ وہ اپنے چہروں اور سینوں کو ان سے نوچ رہے تھے میں نے جبرائیل سے پوچھا یہ کون لوگ ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ یہ وہ لوگ ہیں جو لوگوں کا گوشت کھاتے تھے۔ (یعنی غیبت اور پیٹھ پیچھے بدگوئی کرتے تھے۔ اور ان کی آبرو کے پیچھے پڑے رہتے تھے۔ (مشکوٰۃ شریف)

اسلام انسان کو جس معاشرے کا طریقہ سکھانا چاہتا ہے۔ اس کی بنیاد آپس کی ہمدردی اور خیر خواہی پر ہے۔ اسلامی معاشرت کا خلاصہ یہ ہے کہ انسان مل جل کر رہے اور ایک دوسرے کے لیے فائدے کا سبب اور ذریعہ بنے۔ ایذا رسانی سے منع کیا گیا ہے۔ کسی انسان کی عدم موجودگی میں اس کی برائی بیان کرنا ہی غیبت ہے۔ ہر انسان خطا کا پتلا ہے۔ کوئی بھی شخص عیب سے پاک نہیں۔ بے عیب اور پاک ذات صرف اللہ عز و جل کی ہے۔ بہادر اور ہمت والا انسان وہ ہے جو کسی شخص کی برائی اس کے منہ پر بیان کرے۔ اور اس سے اس کی مراد اس انسان کی دل آزاری نہ ہو بلکہ صرف اور صرف ایک ہی مقصد ہو اور وہ اصلاح۔ وہ شخص [illegible] جو کسی کو رسوا کرنے کے لیے اس کی برائی کو اس کی عدم موجودگی میں بیان کرتا ہے۔ ایسا شخص بذات خود کمزور ایمان کا مالک ہوتا ہے۔ حضور پاک ﷺ کا ارشاد ہے کہ کسی مسلمان کو جان بوجھ کر رسوا کرنے والا جہنم کے پل کے اوپر روک کر کھڑا کر دیا جائے گا۔ اور وہاں اس کا بدن جہنم کی تیزی سے جھلستا رہے گا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرور کائنات ﷺ نے فرمایا غیبت کے وبال سے چھٹکارا پانے کی صورت یہ ہے کہ جس کی تو نے غیبت کی ہے۔ اس کے لیے مغفرت کی دعا کر اور یوں کہہ اے اللہ ہمیں بخشش دے اور اسے بھی بخشش دے۔

غیبت ایک عظیم گناہ ہے اور غیبت حقوق العباد میں کوتاہی کے مترادف ہے۔ غیبت موجب جہنم ہے غیبت خدا کی ناراضگی کا سبب ہے بڑا فتنہ ہے۔ غیبت جہاں ایک طرف حقوق العباد میں کوتاہی کے مترادف ہے۔ وہیں غیبت کرنے والے کے نیک اعمال کو ضائع کرنے کا تیز دھار آلہ ہے۔ غیبت کرنے والا دوسرے کو رسوا کرنے کی بجائے دین و دنیا میں خود ہی رسوا ہو جاتا ہے۔ اور خدا کے دربار میں ایک ناپسندیدہ شخص کی حیثیت سے پیش ہو گا۔

آئیں یہ عہد کریں کہ غیبت سے بچنے کے لیے ہر ممکن کوشش کریں گے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس بیماری سے بچائے اور اپنی امان میں رکھے۔

ایک دلچسپ فیچر

موجودہ زمانے میں ناک کا مقام

غضنفر علی جعفری

انسانی اعضا میں سب سے نازک حصہ ناک ہے۔ خدا نے اسے سانس لینے کے لیے بنایا تھا لیکن والے قسمت انسان نے معاشرے میں اسے بے حد بلند مقام عطا کر دیا۔ شریف اتنی ہے کہ اس میں نکیل ڈال لیں یا نکیل اس کو بالکل اعتراض نہیں ہے۔ بے چاری کرے بھی تو کیا کرے۔ یہ فیشن سے مار کھا جاتی ہے۔ کبھی ادھر سے سوراخ کروا تی ہے اور کبھی ادھر سے۔ لاکھ سر پٹختی ہے۔ لیکن اسے کچھ نہیں آتا۔ اور تو اور پیدا ہونے کے کچھ عرصہ بعد ہی اس کی مرمت شروع ہو جاتی ہے۔ کبھی ادھر سے ناک ستواں بن جائے۔ اور فوراً ہی سوراخ کر دیئے جاتے ہیں۔ اس دکھ میں کان اس کے برابر کے شریک ہیں اور غم کے سا تھ وہ اپنے آپ کو بھی چھید ڈالتے ہیں۔

پورے جسم میں سب سے زیادہ صاف اور ستھرا حصہ ناک ہے۔ یہ اتنا صفائی پسند ہے کہ اپنے اوپر کبھی مکھی بھی نہیں بیٹھنے دیتی۔ ادھر مکھی آئی اور فوراً اس نے اڑا دی۔ اب یہ مکھی اصل مکھی ہو یا لوگ مراد لیے جائیں۔ ہمیں اس سے کیا لینا دینا۔ بہرحال ہمیشہ صاف ستھری رہتی ہے۔

کٹنے کٹانے پر تو ہمیشہ تیار رہتی ہے۔ فوراً کوئی بات ہوئی سر بعد میں جھکتا ہے اور یہ پہلے کٹ جاتی ہے۔ خاندانی لڑائیاں بھی اسی لیے لڑی جاتی رہتی ہیں کہ اگر ایک دوسرے کے قتل کرنے چھوڑ دے تو خاندان ہی ناک کٹ جائے گی۔ اس کو معاشرے میں کٹنے سے بچاتے بچاتے خود لوگ کٹ جاتے ہیں۔ مگر ناک نہیں کٹواتے۔ مصیبت تو اس وقت آتی ہے جب اسے اونچا رکھنا پڑتا ہے جب اس کام میں اس کے والد محترم یعنی بگڑے ہی صاحب۔ بھی شریک ہوتے ہیں اور ناک کو معاشرے خصوصاً خاندان میں اونچا رکھنے کے خود راہ عدم سدھار جاتے ہیں۔ بیٹیوں کی غلط جگہ شادی ہو۔ جوڑ ٹھیک نہ بیٹھتا ہو۔ تو نہ بیٹھے خبردار ناک کو کچھ نہ ہونے پائے۔ یہ اسی طرح کھڑی رہے۔ چاہے گھر ہی کھڑی ہو کر اوندھا کر جائے۔ ہٹلر نے جنگ اسی لیے شروع کی کہ جرمن قوم کی ناک نہ نیچی ہو اور اس کے بدلے میں ہزاروں لوگوں کو مروا دیا۔ خودکشی کی وارداتیں سب سے زیادہ باعث ناک کا ہی ہوتا ہے کہ ان کی ناک نیچی ہو۔ جان چلے جائے۔ روایت ہے کہ اکبر بادشاہ نے دربار میں داخل ہونے کے لیے ایک ایسا دروازہ بنوایا تھا جس میں سے گزرنے کے لیے ناک کو نیچا کرنا پڑتا تھا۔ وہ لوگوں کا سر نہیں جھکانا چاہتا تھا۔ بلکہ ان کی ناک کو نیچی کرنا چاہتا تھا۔ اسی لیے اگر آپ بھی کسی کی ناک نیچی کرنا چاہتے ہو۔ تو چھوٹا دروازہ بنوالیں۔ چھینکیں مارنے کے لیے ناک بہت کام کرتی ہے۔ انسان کو جو اس کا اہم فائدہ ہے۔ وہ یہ کہ سونگھنے میں بہت ہوشیار ہے۔ ہر الٹی سیدھی چیز سونگھ لیتی ہے خصوصاً یہ کہ پڑوسی کیا پکا رہے ہیں۔ اس معاملے میں بہت تیز ہے۔ قدیم زمانے میں لوگ کیا کرتے تھے کہ چلو بھر پانی میں ناک صاف کر لو۔ کبھی کبھار ورزش کے لیے یہ زمین پر لکیریں بھی لگاتی ہے۔ یہ عوام الناس کی خدمت کے لیے ہمیشہ تیار رہتی ہے۔ چنانچہ لوگ اس کی کمر پر ہمیشہ چشمہ لادے رکھتے ہیں۔ مگر چیں بہ جبیں کے اف تک نہیں کرتی۔ جو چیز مرضی کے خلاف ہو۔ تو اس پر فوراً پھیلتی اور سکڑتی ہے۔ اور شدید غم یا خوشی پر تو بے انتہا پھول جاتی ہے کہ پھٹنے کا احتمال ہو جاتا ہے۔

ناک کی بھی کئی اقسام ہوتی ہیں۔ بعض تو ننھی منی ہوتی ہیں۔ کچھ اتنی لمبی کہ کوٹ لٹکانے کے کام آ سکتی ہے۔ بعض پر تو ازلی پھیری ہوتی ہے۔ اور تو اور کچھ تو اپنے تشریف کے توڑ کے لیے پورے چہرے پر براجمان ہوتی ہیں۔ کئی لوگ اس بیچاری ناک سے چنے چبوا دیتے ہیں۔

بے چاری حساس بہت ہے۔ ذرا موسم بدلا اور اس نے غم میں رونا شروع کر دیا اور روتے روتے بعض اوقات اپنے رشتہ داروں مثلاً سر درد، نزلہ اور بخار وغیرہ کو بھی اپنے غم میں شریک کر لیتی ہے اور آدمی لاکھ چیختا رہے مگر یہ آنسو بہا کر ہی رہتی ہے۔

لگا جو کام، نزلہ تو ناک تھام لو گے

کہاں تک رومالوں سے کام لو گے

ضرورت اساتذہ کرام

قرآن کریم حفظ و ناظرہ کی تعلیم کے لیے اچھی صلاحیت رکھنے والے، تجربہ کار مدرسین کی ضرورت ہے۔ خواہش مند حضرات تعلیمی اسناد کے ساتھ فوری رابطہ قائم کریں۔ با صلاحیت افراد کو قابلیت کی بنیاد پر معقول مشاہرہ دیا جائے گا۔

پتہ: قاری محمد صادق، خطیب جامع مسجد الفردوس و منتظم مدرسہ تعلیم القرآن ... ایریا کورنگی

إِنَّ الدِّينَ عِندَ اللَّهِ الْإِسْلَامُ

آپ کے مسائل

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی

دم لازم نہیں ! ! !

عتیق الرحمٰن صدیقی

س: میں سنہ ۱۹۸۷ میں کراچی سے عمرہ کے لیے روانہ ہوا تھا۔ پی آئی اے کے اسٹاف کی بدتمیزی کی وجہ سے بیگ سامان کے ساتھ چلا گیا۔ اس میں میرا احرام تھا۔ لہٰذا میں احرام ایئرپورٹ سے یا جہاز سے نہ باندھ سکا۔ بغیر احرام کے جدہ پہنچا۔ جدہ پہنچنے کے بعد میں نے مکہ جانے کا ارادہ ترک کر دیا اور سیدھا مدینہ منورہ چلا گیا اور پھر وہاں سے دوسرے یا تیسرے دن میں عمرہ کے لیے مکہ روانہ ہوا۔ مدینہ کی سے میں نے احرام باندھا۔ پہلے میری نیت تھی کہ میں جدہ سے سیدھا مکہ مکرمہ جاؤں گا اور عمرہ کے بعد مدینہ منورہ جاؤں گا۔ لیکن میں احرام نہ باندھ سکا تھا اس لیے ارادہ بدل دیا اور پہلے مدینہ منورہ چلا گیا، تو اس صورت میں مجھ پر دم واجب ہوا یا نہیں۔

ج: اس صورت میں آپ پر دم لازم نہیں ہوا

س: رمضان المبارک کے مہینہ میں کفارہ صرف جان بوجھ کر جماع کرنے سے ہوگا؛ اور اگر کوئی شخص ہاتھ کے ذریعے روزے کی حالت میں منی نکال دے تو صرف قضا لازم ہوگی یا کفارہ بھی؟

ج: کفارہ صرف جماع سے لازم ہوتا ہے ہاتھ کے استعمال سے اگر روزہ خراب کیا ہو تو صرف قضا لازم ہے۔

توبہ کا طریقہ

شاہد حمید انجم

تعارف:۔ میرا نام شاہد حمید انجم ہے۔ تعلیم میٹرک۔ پاکستان پنجاب سے تعلق رکھتا ہوں۔ عمر ۲۲ سال۔ غیر شادی شدہ۔ پیشہ لیڈیز ٹیلر۔

مولانا صاحب اللہ تعالیٰ نے مجھے لڑکپن میں ہی اپنی ہر نعمت سے نوازا ہے۔ چھوٹی سی عمر میں اللہ تعالیٰ نے اپنے گھر کی زیارت نصیب فرمائی۔ میں اس قابل نہ تھا۔ میں نے سن ۱۹۸۴ء میں حج کیا ہے۔ حج کے موقع پر حرم شریف میں بیٹھے ہوئے چند گناہوں کو اپنے دل و نظر میں رکھتے ہوئے میں عہد کیا تھا۔ توبہ کی تھی آئندہ نہیں کروں گا۔ حج واپسی سے چھ ماہ تک اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کے ساتھ اپنے عہد کو نبھایا۔ بعد ازاں میں اپنے آپ پر قابو نہ رکھ سکا۔ آج تقریباً حج کیے ہوئے ۲/۳ سال ہو گئے پھر بھی پہلے کی نسبت بہت حد تک کنٹرول کیا ہے لیکن گناہ میں عادی رہ گیا ہے۔ چوری کر دی اور لکھ دی برابر ہوتی ہے۔ میں بے حد شرمندہ ہوں۔ اللہ تعالیٰ سے بخشش کی ہے۔ نماز بھی پڑھتا ہوں۔ عجیب قسم کے خیالات آتے ہیں۔ اپنے گریبان میں دیکھتا ہوں گناہوں کے علاوہ کچھ نظر نہیں آتا۔ اس کے علاوہ نفسیاتی مریض بھی ہوں لیکن خود اعتمادی نہیں۔ احساس کمتری کا شکار ہو گیا ہوں۔ ازراہ کرم کوئی ورد ذکر الٰہی لکھ کر بھیجیے۔ جس سے میں بارگاہ الٰہی میں سچی توبہ کر سکوں۔ اللہ تعالیٰ سرور کائنات، آقائے نامدار، مدنی تاجدار، احمد مجتبیٰ، محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ سوچتا ہوں زندگی کے ۲۲ سال گزار دیئے آخرت کے لیے کچھ نہ کیا۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، آپ پاکستان آئیں تو مجھ سے ملیں۔ سر دست آپ چند باتوں کا اہتمام فرمائیں۔ اول: ایک بار سچے دل سے تمام گناہوں سے توبہ

باقی ص ۲۶ پر

ایک دیہاتی مامون الرشید کے دربار میں

ایک شخص مامون الرشید کے پاس آیا اور کہا اے امیر المومنین! میں دیہاتی آدمی ہوں، مامون نے کہا یہ کوئی تعجب کی بات نہیں۔ اس شخص نے پھر کہا میں حج کا ارادہ کر رہا ہوں یعنی حج کے لیے جانا چاہتا ہوں۔ مامون نے کہا جا سکتے ہو۔ راستہ کشادہ ہے کوئی روک ٹوک نہیں۔ اس شخص نے کہا میرے پاس سفر کے لیے خرچ نہیں زاد راہ کا مجبور ہوں۔ مامون نے کہا پھر تم پر حج بھی فرض نہیں کیونکہ حج اس وقت فرض ہوگا جب زاد راہ موجود ہو۔ اس شخص نے کہا امیر المومنین میں آپ کے پاس فتوے پوچھنے نہیں بلکہ سائل بن کر آیا ہوں۔ مامون الرشید ہنس پڑا اور اسے کثیر مقدار میں درہم دے کر حج کے لئے بھیج دیا۔

(منظور احمد شاہ آسی)

إِنَّ الدِّينَ عِندَ اللَّهِ الْإِسْلَامُ

موجودہ معاشرے کا بگاڑ اور اس کا حل

محمد اشرف ضیاء ہارون آباد

ہر مسلمان کو اس بات پر شکر ادا کرنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے ایمان و یقین کی دولت سے نوازا مسلمانوں کے خاندان اور نسل میں پیدا کیا، اسلام اور احکام اسلام کو سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق بخشی، سید الانبیاء محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت کا ایک فرد بنایا اور خیر الامت کے لقب سے سرفراز فرمایا اور ہماری رہنمائی کے لیے نظامِ زندگی کو سنوارنے کے لیے کامل ترین کتاب قرآن حکیم کو نازل فرمایا منزلِ مقصود، خالق اور مالکِ حقیقی سے ملنے کے لیے صراطِ مستقیم کو متعین فرما دیا۔ ہمیں مغضوب علیہم یہودیوں میں سے نہیں کیا بت پرستی اور مخلوق کی عبادت کرنے والوں میں سے نہیں پیدا کیا ضالین اور گمراہ فرقوں میں سے نہیں بنایا، شرک و بدعت اور ہر قسم کی گمراہیوں سے دُور کیا۔

اس وقت دنیا فتنوں کی لپیٹ میں چلی جا رہی ہے۔ ایک طرف یہودیت و عیسائیت و قادیانیت کا فتنہ ہے تو دوسری طرف دہریت اور انکارِ خدا اور انکارِ آخرت کا فساد ہے کہیں اگر سوشلزم و کیمونزم کا سیلاب ہے تو کہیں سرمایہ داری کا راگ الاپا جا رہا ہے غرض مادیت پرستی کی تیز ہوا کا طوفان چلا ہوا ہے خصوصاً اسلامی ممالک کے جو دینی و ملی حالات ہیں محتاجِ بیان نہیں، اس کے اسباب اور وجوہ سوائے اس کے اور کچھ نہیں کہ جس دین و اسلام کو ماننے اور اس پر عمل کرنے کے سبب مسلمانوں کو عزت و شوکت، غلبہ و نصرت کا وعدہ تھا انہوں نے اسے چھوڑ دیا اور جن شرعی احکام پر چلنے اور چلانے پر سکون و اطمینان کا پیغام تھا انہوں نے اسے پس پشت ڈال دیا جس سے بے چینیاں اور بے اطمینانیاں بڑھتی جا رہی ہیں اور اس وقت ہمارے حالات یہ ہیں کہ جن چیزوں کو خدا تعالیٰ و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عزت و غلبہ کے اسباب بتائے ہیں مسلمان انہیں چیزوں کو اسباب ذلت و شکست سمجھنے لگے اور جن امور کو ذلت و خواری کی اساس بتایا ہے مسلمان ان کو عزت و شوکت کی بنیاد سمجھنے لگے۔ قرآن و سنت نے جسے باطل اور غلط قرار دیا مسلمان اسے صحیح خیال کرنے لگے اور قرآن و سنت نے جن چیزوں کو فائدہ مند بتلایا ہے وہ ضرر رساں اور نقصان دہ سمجھنے لگے اور جن چیزوں کو مہلک بتایا اسے وہ سود مند تصور کرنے لگے۔ اور بے حسی کا یہ عالم ہے کہ جس دین حق کی حقانیت اور احکام شرع کی شرعیت و افادیت پر حجت بالغہ اور براہین تامہ موجود ہیں اسے قبول کرنے کو تیار نہیں اور جس بے دینیت الحاد و کفر کی افادیت پر کوئی دلیل و ثبوت نہیں اسے قبول کرنے پر آمادہ ہو جاتے ہیں جن حقائق پر قرآن و حدیث کی نصوص وارد ہیں اس نے سمجھتے نہیں نہ سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں اور جن بے ہودہ اور باطل مباحث پر کوئی نص و روایت نہیں اسے کریدنے کی سعی نہیں جو لوگ دین اسلام اور اس کے احکام سے کورے ہیں خود فریبی میں مبتلا ہو کر اپنے جدید انداز میں تحقیق و تجسیت میں آگے آگے ہیں انہوں نے جس شرعی حکم کو چاہا انکار کر دیا اور جس کو چاہا بیاسی بنا دیا جس میں چاہا تحریف اور تبدیل کرنے کی ناپاک سعی شروع کر دی اور جس کی چاہی تضحیک و تحقیق کر دی اس کے خطرناک اور نتائج ہمارے سامنے ہیں، مسلمان ملک میں عدالتِ عالیہ کی جانب سے احکام الٰہی حدود زنا کو خلافِ اسلام اور خلافِ عدل کہہ کر انکار کیا گیا اور اس کی تضحیک و تحقیق کی گئی قومی اور صوبائی اسمبلیوں کی طرف سے حرمت شراب کا بل مسترد ہو چکا ہے۔ ربوہ اور سود کا جواز فراہم کیا گیا ہے۔ ایک زمانہ میں ایک ادارہ کی طرف سے غیر اسلامی اور قرآن و سنت کے خلاف عائلی قانون طلاق آرڈیننس، یتیم پوتے کی میراث کے قوانین کو اسلام کا ٹھپہ لگا کر نافذ کیا گیا، جو کہ تا حال جاری و ساری ہے۔ عورتوں کو مردوں کے برابر قرار دے کر مساوات کی آواز بلند کر کے سیاسی فوائد حاصل کیے گئے اور کیے جا رہے ہیں تصویر کشی ...

دُودھ پانی اور گائے

احیاء العلوم میں ایک حکایت نقل کی گئی ہے کہ ایک شخص کے پاس گائے تھی جس کا وہ دُودھ بیچا کرتا تھا اور دُودھ میں پانی ملا کر فروخت کرتا تھا ایک دفعہ سیلاب آیا۔ وہ وادی میں چراگاہ میں چر رہی تھی کہ پہاڑی نالہ چڑھا اور اسے بہا لے گیا وہ اس میں غرق ہو گئی۔ اب وہ شخص جس کی وہ گائے تھی، پریشان تھا لوگ اس کے پاس تسلی دینے کے لیے آتے۔ ایک دفعہ چند آدمی اس کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اور اسے تسلی دے رہے تھے کہ اس کا ایک چھوٹا سا بچہ تو کہنے لگا آپ جی پریشان نہ ہوں کیوں کہ جو پانی ہم دودھ میں ملاتے تھے وہ جمع ہو کر آیا اور ہماری گائے کو بہا کر لے گیا۔

(منظور احمد شاہ آسی)

بزمِ ختم نبوت

عریانی، فحاشی، گانا بجانا وغیرہ کو قرآن و سنت سے ثابت کرنے کی بھی کوششیں کی جاری ہیں اور یہ سب کچھ خدا داد ملک پاکستان میں ہوا ہے اور ہو رہا ہے۔ اور ہر شخص ماہر اسلام بننے کا سعی میں ہے ہر علم اور فن کے لیے سند کی اور اتھارٹی ہونے کی ضرورت تو سمجھتے ہیں لیکن قرآن و سنت کے منصوص اور واضح مسائل اور اجتہادی مسائل میں بحث و تحقیق یا اجتہاد و رائے زنی کرنے کے لیے کسی سند یا اتھارٹی کی مطلق حاجت محسوس نہیں کی جاتی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ۝

یہ ہمارے حالات و واقفات ہیں اس کے علاوہ ہمارے اندر بے شمار بیماریاں ہیں جن کی اصلاح و علاج کی سخت ضرورت ہے ورنہ آپریشن کے بغیر چارہ کار نہ ہوگا۔ دیکھنا یہ ہے کہ اس بگاڑ میں کس کا ہاتھ ہے یہ حالات کس طرح اور کس طبقے نے پیدا کئے ہیں۔ اگر آپ غور کریں گے تو معلوم ہوگا کہ اس کی تہہ میں ایک جماعت کا ہاتھ ہے جو پاکستان کے قیام کے وقت سے منظم طور پر پاکستانی معاشرے کو تباہ کرنے پر تلی ہوئی ہے وہ اونچے اونچے عہدوں پر بیٹھے ہیں اور ہر معاملے میں اپنی منوانے کی کوشش کرتے ہیں۔ تب ہی ممکن ہوگا جب اس ناسور کو جڑ سے اکھاڑ کر پھینک دیا جائے۔ اور وہ ہیں قادیانی

بقیہ صفحہ ۔۔ سے آگے

ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر صاحب مولانا منظور احمد الحسینی صاحب، مولانا عبدالرحمٰن باوا صاحب اور دیگر شرکا کار کا احسان ہے جنھوں نے اپنی انتھک کوششوں سے ان بے ایمانوں کو بے نقاب کیا اور جن کی کاوشوں سے اس رسالے کو چار چاند لگے۔ آخر میں، میں قادیانیوں تک یہ پیغام پہنچانا چاہتا ہوں کہ دنیا تو بہر حال گزر جائے گی مگر یاد رہے قیامت آئے گی اور اللہ کو منہ بھی دکھانا ہے۔ تمہارا قیامت کے دن کیا حال ہوگا اور کس سے بچے قبر میں تمہاری کیا گت بنے گی۔ اب بھی وقت ہے دامنِ مصطفوی میں پناہ لے لو ورنہ ہمیشہ ذلیل رہوگے

ذوالفقار انور کراچی

ختم نبوت۔ ممتاز اور منفرد خصوصیات

میں باقاعدگی سے ہفت روزہ ختم نبوت کا مطالعہ کرتا ہوں اب تو یہ بات میرے معمول میں شامل ہو گئی ہے۔ مجھے اس وقت تک ذہنی سکون میسر نہیں آتا جب تک میں رسالہ کا مطالعہ نہ کرلوں۔ یوں تو رسالہ کا ہر لفظ انمول ہے۔ بعض خصوصیات تو ایسی ہیں جن کی وجہ سے اس رسالے کو چار چاند لگے ہیں۔

۱۔ ادبی لحاظ سے : یہ ایک بہترین ادبی رسالہ ہے۔ اس کے لکھنے کا انداز نہایت عمدہ، زبان بہت آسان اور شستہ کہ ہر خاص و عام با آسانی سمجھ سکے اس طرح سے یہ رسالہ اردو ادب کا ایک شہکار ہے۔

۲۔ مذہبی لحاظ سے : اس رسالہ میں قادیانیت کا جو تعاقب کیا گیا ہے۔ بیان سے باہر ہے۔ قادیانیت اب بے نقاب ہو چکی ہے۔ اب ان کا کوئی ڈھونگ نہ عوام سے پوشیدہ رہا ہے نہ رہ سکتا ہے۔ یوں یہ رسالہ مذہبی لحاظ سے بھی اپنی نوعیت آپ ہے۔

۳۔ اکابرین کے تعارفی لحاظ سے :

اس رسالہ میں جو اکابرین کے کارناموں کا ذکر کیا جاتا ہے۔ اس سے ہمیں اپنے اکابرین کی دینی خدمات کا پتہ چلتا ہے اور اس بات کا اندازہ بھی با آسانی لگایا جا سکتا ہے کہ دین اسلام صرف اور صرف علمائے کرام کی وجہ سے قائم ہے۔ اور ہمیں ان کے نقش قدم پر چلنے کے لیے جذبہ پیدا ہوتا ہے یوں اس رسالہ کو جتنا سراہا جائے کم ہے

۴۔ مسائل کے لحاظ سے :

رسالے میں جو ''آپ کے مسائل'' شائع ہوتا ہے اس سے مجھے کافی مسائل سے آگاہی ہوتی ہے۔ بعض تو ایسے مسائل سے آگاہی ہوئی ہے جن کا مجھے مطلق علم نہ تھا۔ میں آپ کا تہہ دل سے ممنون ہوں۔

۵۔ معلوماتی لحاظ سے :

معلوماتی لحاظ سے بھی یہ رسالہ اپنی نوعیت کا ہے۔ اس میں ایسی معلومات فراہم کی گئیں ہیں کہ انسان حیران رہ جاتا ہے ''اقوال زریں'' جو کالم شائع ہوتا ہے اس سے ہمیں اکابرین کے فرمودات و مشاہدات اور تجربات کا پتہ چلتا ہے۔

آخر میں خدا کے سامنے دست بدعا ہوں کہ خداتعالیٰ آپ کو اس نیک کام کے صلہ میں جزائے خیر عطا فرمائے۔

رانا عبدالقیوم صدر جمعیت طلباء اسلام ضلع میانوالی (پاکستان)

صدر مملکت کی خدمت میں!

جو لوگ نبی کریم ﷺ سے اپنی نسبت رکھنے کے دعویدار اور بڑے فخر سے اپنے ناموں کے ساتھ ہاشمی لکھتے ہیں سید لکھتے ہیں۔ مگر ان کے فعل کافرانہ مشرکانہ ہیں ہاشمی لقبوں والے اپنے ناموں کے ساتھ لگاتے ہیں انتہائی گھٹیا فعل ہے۔ اسی طرح ایک رقاصہ طاہرہ سید ٹیلی ویژن اور ریڈیو پر آتی ہے مجھے جب کبھی اس عورت کے نام کے ساتھ سیدہ کا لفظ آتا ہے سن کر تن بدن میں آگ سی لگ جاتی ہے۔ میرا خیال ہے کہ یہ عورت شہورت

ملک گھراج کی لڑکی ہے جو قادیانی ہے۔ ... اس سے اور یہ لڑکی ایسی ... ظفر کی ... ظفر مسلم لیگ کے سابق سیکرٹری ہیں گیا جی گرم اور علی ظفر کے خاندان پر دھبہ نہیں ... لوگ ... نہیں سمجھتے۔ ان لوگوں کے خلاف ... ہم شرم محسوس کرتے ... رسا شی اور سید کے الفاظ استعمال کرنے سے باز رہیں۔

میاں عبدالرشید قصور پورہ ۔ لاہور
سابق ملیٹنگ ڈائریکٹر روزنامہ کوہستان ...

سچل سرمست کالج کا قادیانی پرنسپل

گزشتہ ہفتے کا شمارہ پڑھا ... اس رسالے کے شروع میں چند قادیانی افسران کی فہرست جاری کی گئی ہے ان افسروں کو پڑھنے کے بعد ... کو قادیانی افسران کے کرتوتوں کا علم ہو گیا ہوگا کہ کس طرح یہ کرسی حاصل کر کے بیٹھے ہیں۔

جناب عالی! آپ ہر شہر کی فہرست جاری کریں۔ ہمارے نواب شاہ میں سچل سرمست کالج کا پرنسپل عبدالقادر داؤدی قادیانی ہے۔

ایک عرضدار نواب شاہ

رسالہ پڑھے بغیر چین نہیں آتا!

میں باقاعدہ رسالہ ختم نبوت پڑھ رہا ہوں۔ یہ رسالہ کچھ عرصہ پہلے میں نے جناب اللہ دتہ صاحب سے لے کر پڑھا بس پھر اپنے نام پر جاری کروا لیا۔ جب تک رسالہ پڑھ نہ لوں چین نہیں آتا اور اگلے رسالے کا انتظار بے چینی سے رہتا ہے۔ ہماری فیکٹری میں تقریباً ۸۰۰ قادیانی موجود ہیں آپ یقین کریں جب وہ میرے سامنے سے گزرتے ہیں تو میرے تن بدن میں آگ لگ جاتی ہے۔ لیکن یہ سوچ کر چپ ہو جاتا ہوں کہ حکومت نے انہیں غیر مسلم اقلیت قرار دیا ہوا ہے۔ ایک لڑکا قادیانی ہمارے ساتھ کام کرتا ہے۔ ہم نے تو اس کا سوشل بائیکاٹ کر دیا ہے دوسرے لڑکوں نے بھی تعاون کیا ہے۔ لیکن مجبوری یہ ہے کہ فیکٹری کے کام میں ایک دوسرے سے بات کرنی پڑتی ہے۔ ہم نے اس کے برتن تک علیحدہ کر دیئے ہیں لیکن وہ کبھی کبھار ہمارے برتن استعمال کر لیتا ہے۔ ... برتن استعمال نہ کرنے دیئے جائیں۔ انشاء اللہ عنقریب ۱۳ یا ۱۵ ممبر ختم نبوت رسالہ جاری کروائیں گے۔ ہم نے اپنے ... ایمان کو پڑھنے کے لیے دیئے ہیں۔ ہم چاہتے ہیں کوئی عالم دین یا ... ہماری رہنمائی کرے اور نوجوانوں کی تنظیم تشکیل دی جا سکے۔ رسالہ کبھی دیر سے ملتا ہے۔ اور کبھی تو دو تین دن تک نہیں آتا ہے۔ آپ ہمیں مفید مشوروں سے نوازیں۔ امید ہے کہ آپ میری بھی چند سطریں رسالہ ختم نبوت میں ترتیب دے کر شائع کریں گے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ آپ کو اس سلسلے میں دن دوگنی رات چوگنی ترقی عطا فرمائے۔ اور علماء دین کو زیادہ سے زیادہ توفیق دے۔ آمین ثم آمین

محمد ہاشم
پاک سعودی فرٹیلائزر میرپور ماتھیلو ضلع سکھر

ختم نبوت دشمنان اسلام کو بے نقاب کرتا ہے!

قادیانیو ہمیشہ ذلیل رہو گے

تمام تعریفیں اس رب کائنات کے لیے جس نے امت مسلمہ کے تمام افراد کو ختم نبوت کے لیے متحد فرمایا اور ہمارے لیے آخری نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرما کر ہم سب کی نجات کی راہ کی نشاندہی فرمائی۔

اس ضمن میں رسالہ ختم نبوت نہ تو کسی تعارف کا محتاج ہے اور نہ اس کی خدمات کسی سے پوشیدہ ہیں۔ یہ رسالہ دشمنان اسلام کو بے نقاب کرتا ہے، دشمنان ختم نبوت کے ناپاک عزائم کی نشاندہی کرتا ہے اور معزز علماء کرام کے مشورے اور مضامین شائع کرتا ہے۔

قادیانی فتنہ کے علاوہ نام نہاد دیندار انجمن اور اس کے بانی صدیق دیندار چن بسویشور کو بھی اس رسالے کے ذریعے بے نقاب کیا جانا ضروری ہے۔ کیونکہ اس بے دین انجمن کا بانی بھی غلام احمد کی طرح ایک ہی وقت میں تقریباً (۶۰) ساٹھ ہستیوں کا دعویدار ہے اور اپنے دعوؤں میں غلام احمد کی طرح پاگل معلوم ہوتا ہے اور کہا ہے ان دونوں جاہلوں کے پیروکاروں کو جو اندھا دھند ان کی تقلید میں لگے ہوئے ہیں وہ تو جہنم رسید ہو گئے مگر ان پیروکاروں کو بھی انہوں نے کہیں کا نہ چھوڑا۔ ان کے پیروکار یہ بھی سوچتے کہ جو لوگ ساری زندگی انسان نہ بن سکے وہ نبی، مسیح موعود، مہدی، یوسف موعود، کیا بن سکے ہوں گے۔ البتہ دوسرے پاگل یعنی دیندار انجمن کے بانی میں کچھ خوبیاں ایسی ہیں جن کی وجہ سے ان کے پیروکار غلام احمد سے زیادہ ممتاز سمجھے جا سکتے ہیں کیونکہ اس نے خود ہی ثبوت دے دیا ہے کہ میں یوسف موعود، پیران پیر، عیسیٰ، مہدی آخر زماں تو ہو سکوں یا نہ ہو سکوں البتہ میں ایشور، چن بسویشور، برہما، شنکر، دھن پتی، پہلوان اور کرونا تھ ضرور ہو سکتا ہوں اور یقیناً ایسے لوگوں کا یہی مقام ہے اور مندرجہ بالا کافروں کے روپ میں اس کا ہونا یقینی ممکن ہے کیونکہ کافروں کے معیار پر وہ بالکل پورا اترتا ہے۔

اللہ اجر عظیم عطا فرمائیں فقیہ العصر حضرت مولانا مفتی رشید احمد صاحب کو جنہوں نے کتاب بھیڑ کی صورت میں بھیڑیا یعنی دیندار انجمن لکھی جس کو مجلس تحفظ ختم نبوت نے شائع کر کے بھولے مسلمانوں کو اس انجمن کے بانی کے ناپاک اور مکروہ عزائم سے مطلع فرمایا۔

ساتھ ہی ساتھ امت مسلمہ پر حضرت مولانا خان محمد صاحب دامت برکاتہم، مفتی احمد الرحمٰن صاحب مولانا محمد یوسف لدھیانوی صاحب، مولانا بدیع الزمان صاحب

باقی صفحہ ۱۴ پر

مرزا قادیانی کی لعنت بازی

مرتبہ: مولانا منظور احمد الحسینی

مرزا قادیانی کی لعنت بازی

مرزا قادیانی کو مرزائی "سلطان القلم" کہتے ہیں اور سمجھتے ہیں اور خود انہوں نے بھی اپنے منہ میاں مٹھو بننے کی پوری کوشش کی ہے۔ دریں سلسلہ کچھ لکھا ہے تہذیب اخلاق کے دائرے میں لکھا ہے مگر حقیقت یہ ہے کہ ان کے ظرف میں اخلاق حسنہ کا ایک قطرہ بھی نہیں تھا اس "پنجابی نبی" کی تصنیفات اگر آپ ملاحظہ فرمائیں گے تو جا بجا بدکلامی و بدگوئی کی نجاست بکھری ہوئی نظر آئے گی۔ بات بات میں اپنے مخالف کو گالی دینا اور اس کی توہین کرنا ان کا شیوہ ہے۔ ان کی گالیوں اور مغلظات کی فہرست بہت لمبی ہے ہم اس نشست میں صرف مرزا جی کی لعنت بازی کے مشغل کو قارئین کی نذر کر رہے ہیں اگر مکمل تصویر دیکھنی ہو تو مجلس کی مطبوعہ کتاب "مغلظات مرزا" ضرور پڑھیں۔

تصویر کا ایک رخ

مرزا غلام احمد قادیانی نے ازالہ اوہام میں دو مقام پر خود لعنت کی مخالفت لکھی ایک مقام پر وہ لکھتا ہے

"مخلص مسلمان پر لعنت جائز نہیں"

(ازالہ اوہام ص ۶۳۶)

ایک اور جگہ لکھتا ہے کہ

"لعنت بازی صدیقوں کا کام نہیں مومن لعان نہیں ہوتا" [illegible]

تصویر کا دوسرا رخ

لیکن چونکہ مرزا جی کی گھٹی میں گالیاں اور لعنتیں پڑی تھیں اس لیے انہوں نے ان سب بے شرمی اور ڈھٹائی سے بالائے طاق اپنے زمانے والوں کے "بانی لعنت" دینے کی مشین کی ایجاد کی اور کام میں انہوں نے ایسی جدت پیدا کی اور ایسا طرز اختیار کیا کہ اس سے پہلے کسی کو نہ سوجھا ہو گا انہوں نے اپنی متعدد تصنیفات کی کتاب کا نصف نصف یا پون پون درجن صفحے لعنتوں کی نذر کر دیا۔

اپنی کتاب نور الحق کے حصہ اول میں مرزا جی نے گالیوں کی مشین سے لعنت کے مسلسل ہزار کو ... ہیں چنانچہ کتاب مذکورہ کے صفحہ ۱۱۸ سے صفحہ ۱۲۲ تک پانچ صفحے صرف لعنت کے ایک لفظ سے سیاہ کر دیئے ہیں ہر سطر میں آٹھ آٹھ لعنتیں درج ہیں چنانچہ ملاحظہ ہو

۱۔ لعنت ۲۔ لعنت ۳۔ لعنت
۴۔ لعنت ۵۔ لعنت ۶۔ لعنت ۷۔ لعنت
۸۔ لعنت ۹۔ لعنت ۱۰۔ لعنت ۱۱۔ لعنت
۱۲۔ لعنت ۱۳۔ لعنت ۱۴۔ لعنت ۱۵۔ لعنت
۱۶۔ لعنت

غرض اسی طرح لعنت کے ہر ہر لفظ پر نمبر دے کر ہزار لعنتیں پوری کی ہیں۔

مولانا بٹالوی پر بھی مرزا جی نے لعنتوں کی [illegible] کی [illegible] لکھنے کے لیے [illegible] ہیں

[illegible] مولانا محمد حسین [illegible]

سے گریز نہیں کر سکتے ... تو دس لعنتیں آپ کی نذر کرتے ہیں۔ (مکتوبات احمدیہ ج ۳ ص ۲۰، ۲۲، ۲۴، ۲۶)

مرزا کی ان مکتوبات کے علاوہ دوسری قادیانی کتابوں میں بھی لعنتوں کی بھرمار ہے۔ ہم مشتے نمونہ از خروارے ... درج کرتے ہیں۔

۳۔ مرزا جی کی طرف سے دس لعنتیں۔ آئینہ کمالات اسلام ص ۶۰۵
۴۔ مرزا جی کی طرف سے دس لعنتیں۔ آئینہ کمالات ص [illegible]
۵۔ مرزا جی کی طرف سے دس لعنتیں۔ تحفہ [illegible] ص ۳۰
۶۔ مرزا جی کی طرف سے دس لعنتیں۔ تحفہ [illegible] ص ۱۲۳
۷۔ مرزا جی کی طرف سے دس لعنتیں۔ ضمیمہ نزول المسیح

ان دس دس ہزار ہزار لعنتوں سے اپنی [illegible] کو ادا کرنے کے علاوہ انفرادی طور پر علماء پر لعنت کی بھی بوچھاڑ ہے چنانچہ مولانا سعد اللہ لدھیانوی پر سب و شتم کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

ومن اللئام اری رجیلا فاسقا غولا لعینا نطفۃ السفہاء شکس خبیث مفسد ومزوّر نحس یسمی السعد فی الجہلاء اذیتنی خبثا فلست بصادق ان لم تمت بالخزی یا ابن بغاء

اور کمینوں میں سے ایک فاسق آدمی کو دیکھتا ہوں کہ ایک شیطان ملعون ہے بے وقوفوں کا نطفہ بدگو ہے خبیث اور مفسد ہے جھوٹ کو ملمع کر کے دکھلانے والا منحوس ہے جس کا نام جاہلوں نے سعد اللہ رکھا ہے تو نے اپنی خباثت سے مجھے بہت دکھ دیا ہے پس میں سچا نہیں ہوں گا اگر ذلت کے ساتھ تیری موت نہ ہوئی اے حرامی!

ایک عالم دین کے خلاف مرزا جی کی بدکلامی [illegible] زبان کی اشاعت [illegible] کی اخلاقی تصویر اس طرح [illegible] ہو رہی ہے کہ ہر غیرت مند انسان [illegible] نفرت و حقارت کریگا۔

مولانا عبدالحق غزنوی کے بارے میں مرزا قادیانی ... کرتے ہوئے مرزا قادیانی لکھتا ہے۔

"مگر اس زمانہ کے ظالم مولوی اس سے منکر ہیں خاص کر رئیس الدجالین عبدالحق غزنوی اور اس کا تمام گروہ علیہم نعال لعن اللہ الف الف مرۃ، اے پلید دجال! پیشگوئی تو پوری ہوگئی، لیکن تعصب کے غبار نے تجھ کو اندھا کر دیا..." (ضمیمہ انجام آتھم ص۲۶)

جہاں مرزا غلام احمد نے تمام علماء کو گالیاں دی ہیں ان پر لعنتوں کے گولے برسائے وہاں حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کو بھی ایک بار ... بزرگ کو معاذ اللہ ملعون کہہ کر اپنی زبان درازی کا ثبوت دیا ... [illegible] ... مرزا قادیانی لکھتا ہے:

"و آخرھم الشیطان الاعمی والغول الاغوی یقال لہ رشید ن الجنجوھی وھو شقی کالامروھی ومن الملعونین" (انجام آتھم ص۲۵۲)

ان میں سے آخری شخص وہ اندھا شیطان ... مولانا رشید احمد گنگوہی ... ہیں ... امروہی ... اسی طرح شقی اور ملعونوں میں سے ہے۔ ان کے علاوہ بھی بہت سے علماء کرام پر اس نے لعنتوں کی بوچھاڑ کی ہے ... طوالت کے خوف سے اسی پر اکتفا کرتے ہیں ... ان کے علاوہ مرزا قادیانی کے ... حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور علماء کرام کو اس ... گالیاں دی ہیں ... مرزا جی سب و شتم میں طولیٰ رکھتے ہیں کہ بیچاری بھٹیاریاں بھی مات کھا ... سچ ہے جب انسان حیا کو چھوڑ دیتا ہے تو جو چاہے ... عقل و خرد ... [illegible] ... مرزا جی ... [illegible] ... کہتے

... ناراض ہوتا ہے تو عقل کہیں لپیٹ ... ہے

مناظرہ

جناب احمد دیدات نے جیتا اور........

لندن میں شائع شدہ مراسلے کا جواب!

حافظ محمد اقبال رنگونی، مانچسٹر

قرآن کریم کی مذکورہ بالا آیات سے بخوبی وضاحت کے ساتھ اور حضرت خاتم الانبیاء حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی احادیث مبارکہ سے نہایت صراحت کے ساتھ یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا قیامت کے وقت مقررہ کا کسی کو بھی معلوم نہیں۔ علامات و نشانیاں اور ہیں۔ وقت مقررہ کا علم اور ہے۔ خلط مبحث کرکے لوگوں کو دھوکہ دینا امانت و شرافت کا خون کرنا نہیں تو اور کیا ہے؟

پھر لطف کی بات یہ کہ خود موجودہ بائیبل بھی یہی کہتی ہے:

"اس دن اور اس گھڑی کی بابت کوئی نہیں جانتا نہ آسمان کے فرشتے نہ بیٹا مگر باپ (مرقس باب ۱۳ آیت ۳۲)

اسی طرح مرقس کے باب ۱۳ میں ہے۔

"لیکن اس دن یا اس گھڑی کی بابت کوئی نہیں جانتا نہ آسمان کے فرشتے نہ بیٹا مگر باپ، خبردار جاگتے اور دعا کرتے رہو کیونکہ تم نہیں جانتے وہ وقت کب آئے گا۔"

پتہ چلا کہ قیامت کا علم صرف اور صرف خداوند قدوس کو ہے اس کے علاوہ کسی کو بھی معلوم نہیں۔ نہ قرآن کریم سے ثابت ہے کہ کسی کو اس کا علم ہے اور نہ موجودہ بائیبل سے۔ اس لئے ڈاکٹر شروش کا یہ عقیدہ خود بائیبل کی روشنی میں بھی غلط اور قرآن کریم پر بہتان ہے۔

... [illegible] ...

... [illegible] ...

اب رہی دوسری بات کہ احمد دیدات صاحب نے کہا کہ قرآن میں کہیں نہیں لکھا ہے ... انگلش الفاظ یہ ہیں:

جناب کو اس میں کیا اشکال و اعتراض ہے، کیا قرآن کریم کی کسی آیت میں لکھا ہے کہ حضرت عیسیٰ کو علم قیامت ہے؟ اگر ہے تو صاف طور پر ذرا آیت کا حوالہ دیجئے اور بتایئے کہ کس مقام پر ہے۔ فاتوا برھانکم ان کنتم صادقین۔

اب رہی تیسری بات جس پر آنجناب کو وضاحت درکار ہے اور وہ یہ کہ جناب عبداللہ علی یوسف صاحب نے ترجمہ میں یہ لکھا ہے؟ کہاں ترجمہ اور کہاں آیت قرآن

گزشتہ سے پیوستہ

احمد دیدات صاحب۔ قرآن کریم کی کسی آیت میں نہ ہونے کا اعلان کرتے ہیں اور جناب ترجمہ کے ذریعے اسے ثابت کرتے ہیں۔ عجیب بات ہے۔

باقی رہ گئی یہ بات کہ کیا عبداللہ علی یوسف صاحب نے اس کا وہی ترجمہ کیا ہے جو بٹ صاحب کہہ رہے ہیں؟ تو ہم حیران ہیں کہ بٹ صاحب اتنا سفید جھوٹ بولنے میں بھی شرم محسوس نہیں کرتے؟ بٹ صاحب نے جس آیت کا حوالہ دیا ہے اگر وہ خود اسے نقل کرکے اس کا ترجمہ لکھ دیتے تو یہ مغالطہ کبھی نہ دے سکتے تھے کیونکہ وضاحت وہیں موجود تھی۔ لیجئے جناب عبداللہ علی یوسف صاحب نے جو ترجمہ کیا ہے وہ ملاحظہ کیجئے اور قادیانی مبلغین کی امانت و دیانت کا ماتم کیجئے:

and (JESUS) shall be a sign (for the coming of) the hour (of judgement): therefore have no doubt

about the (hour) but follow ye me. This is a straight way.

اس ترجمہ کو کم از کم تین بار پڑھیے اور بتلایئے کہ کیا کہیں سے صراحتاً یا کنایتاً بھی یہ معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو قیامت کا علم ہے جناب عبد اللہ علی یوسف صاحب نے کہیں پر بھی یہ نہیں لکھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو قیامت کا علم ہے۔

اس باب میں بھی ان کا عقیدہ وہی ہے جو اور مسلمانوں کا ہے کہ قیامت کا علم صرف خدا کو ہے۔ یسئلونک عن الساعة کا ترجمہ یوں کرتے ہیں

MEN ASK THEE CONCERNING THE HOUR. SAY. THE KNOWLEDG THEREOF IS WITH GOD (ALONE)

(PG 1128. VOL II-397 VOL I.)

ملاحظہ کیجئے جناب عبد اللہ علی یوسف صاحب کو ترجمہ کر رہے ہیں کہ سوائے خدا کے کسی کو معلوم نہیں اور بٹ صاحب ان پہ یہ بات منسوب کر رہے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو معلوم ہے خدا جانے انہیں جھوٹ بولتے ہوئے کیوں شرم محسوس نہیں ہوتی جب کہ ان کا بانی یہ کہہ چکا ہے کہ:

وہ کنجر جو ولدالزنا کہلاتے ہیں وہ بھی جھوٹ بولتے ہوئے شرماتے ہیں (شحنۂ حق ص۲۰)

کیا بٹ صاحب ان سے بھی گئے گذرے ہیں کہ اتنا بڑا جھوٹ بول کر بھی شرم محسوس نہیں کرتے اور مغالطہ دیتے ہیں اسی سے آپ قادیانی رؤسا و زعماء کا پتہ لگا سکتے ہیں۔ قیاس کن ز گلستان من بہار مرا

(۳) بٹ صاحب آگے لکھتے ہیں:

ہم نے آج تک ہر مسلمان کی زبان سے یہی سنا ہے کہ حضرت عیسیٰ جب دوبارہ زمین پر اتریں گے تو قیامت برپا ہوگی یا یوں کہ ان کو قیامت کے وقت کا علم ہوگا۔

سوال یہ ہے کہ آنجناب نے کس مسلمان کی زبانی یہ سنا ہے کہ ان کو قیامت کا علم ہوگا" یا یوں کہ" کا پیوند لگا کر کہاں سے یہ خبر سن لی کہ ان کے نازل ہوتے ہی قیامت برپا ہو جائے گی۔ معلوم ہوتا ہے کہ جس طرح مرزا صاحب کا فرشتہ ٹیچی ٹیچی اس طرح کی اڑتی خبریں لگا کر مرزا صاحب کو پہنچا دیا کرتا تھا پھر بعد میں پشیمانی اور ندامت ہوتی تھی۔ اس طرح آنجناب کو یہ خبر مل گئی!

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کے متعلق ہم نے کئی مرتبہ وضاحت کر دی کہ ہمارا عقیدہ ہے کہ آپ قرب قیامت تشریف لائیں گے۔ جبکہ قادیانیوں کا عقیدہ ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی تھے جو آچکے۔ اب کسی نے نہیں آنا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں جو آیت بٹ صاحب نے لکھی اس میں بھی اس بات کا ذکر ہے کہ آپ کا آنا اس بات کی علامت ہوگا کہ اب قیامت بہت قریب ہے۔ یہ نہیں کہ ان کے نازل ہوتے ہی قیامت آجائے گی اپنی طرف سے بات بنا کر ہر مسلمان کے ذمہ لگانا الزام نہیں تو اور کیا ہے۔؟

یہ مسئلہ نہایت صاف اور واضح تھا مگر افسوس کہ سیکرٹری تبلیغ کی عقل میں نہ آسکا۔

ہم و میں نکتہ توحید آتو سکتا ہے
ترے دماغ میں بت خانہ ہو تو کیا کہیے

قارئین کرام نے بٹ صاحب کے افترائات اور مغالطات کا حال دیکھ لیا۔ اب آیئے ایک بنیادی سوال کی طرف چونکہ بٹ صاحب نے جناب ریدات صاحب کے حوالے سے قارئین کو دھوکہ دینا چاہا ہے۔ ہم اسی حوالے سے ایک مختصر مگر مبنی برحقیقت بات عرض کرتے ہیں اور فیصلہ قادیانیوں پر چھوڑتے ہیں۔

یہ حقیقت کسی پر مخفی نہ ہوگی کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنے طور پر ظلی و بروزی نبی۔ رسول، مرسل، مہدی اور مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا تھا اور اعلان کیا تھا کہ احادیث کریمہ میں جس عیسیٰ علیہ السلام کے تشریف لانے کی پیشین گوئی کی گئی ہے اس کا اصل اور صحیح مصداق میں ہی ہوں اور میرے اندر وہ تمام علامات موجود ہیں جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق بیان فرمائی گئی ہیں۔ قادیانی گروہ کا اسی پر ایمان و ایقان ہے کہ مرزا صاحب مسیح موعود تھے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ایک علامت یہ بھی بیان فرمائی گئی ہے کہ آپ کسر صلیب اور دجال کو ختم فرمائیں گے مرزا غلام احمد قادیانی بھی ان بیانات سے متفق تھا اور اس نے لکھا کہ:

بدشگونی

سلیمان بن عبد الملک ایک دن شکار کے لیے نکلا تو ایک کانا آدمی اسے راستہ میں ملا خدام سے سلیمان نے کہا اس کو پکڑ لو اور قید کرو آج اگر ہمیں شکار مل گیا تو اس کو چھوڑ دیں گے اگر نہ ملا تو اس کو قتل کر دیں گے سلیمان بن عبد الملک بدشگونی کا قائل تھا۔ اتفاقاً اس دن سلیمان بن عبد الملک کو اتنا شکار ملا کہ زندگی بھر اس نے ایسا شکار کبھی نہ کیا تھا جب واپس شہر میں پہنچے تو اس آدمی سے سلیمان بن عبد الملک نے کہا آپ جیسا مبارک آدمی میں نے آج تک نہیں دیکھا آج مجھے بہت شکار ملا اس کانے آدمی نے کہا لیکن اے امیر المومنین آپ جیسا منحوس آدمی میں نے کبھی نہیں دیکھا جب صبح میں گھر سے نکلا تو آپ ہی پہلے مجھے ملے تھے اور دن بھر قید میں گزرا سلیمان بن عبد الملک ہنس پڑا اور ہزاروں دینار دے کر اس شخص کو نوازا۔

(منظور احمد شاہ آسی)

مسیح کا خاص کام کسر صلیب اور قتل دجال اکبر ہے
(انجام آتھم ص ۴۷)

پھر یہ بھی لکھا تھا:

میرا کام جس کے لئے میں اس میدان میں کھڑا ہوں یہ ہے کہ عیسیٰ پرستی کے ستون کو توڑ دوں اور بجائے تثلیث کے توحید کو پھیلاؤں۔ اگر یہ علت غائی ظہور میں نہ آئے تو میں جھوٹا ہوں۔ پس مجھ سے دشمنی کیوں ہے۔ وہ میرے انجام کو کیوں نہیں دیکھتے۔
(البدر ۱۹-۷-۱۹۰۲ء)

اپنی دوسری کتاب ایام الصلح میں بڑے دعوے کے ساتھ لکھا کہ:

ازروئے حدیث نبوی علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام اس پر اتفاق ہو گیا ہے کہ مسیح موعود کے نزول کے وقت اسلام دنیا میں بکثرت پھیل جائے گا اور ملل باطلہ ہلاک ہو جائیں گے (ص ۱۳۶)

پھر یہ اعلان بھی ہوتا ہے کہ:

عیسائی مذہب کا استیصال ہو جائے گا۔
(اخبار الحکم ۱۷ جولائی ۱۹۰۶ء)

ان حوالہ جات سے یہ بات فریقین کے نزدیک طے ہو گئی کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا خاص کام کسر صلیب، قتل دجال اور عیسائی مذہب کا استیصال ہے۔ صرف دیکھنا یہ ہے کہ مرزا صاحب جو اپنے آپ کو مسیح موعود کے طور پر پیش کرتے ہیں۔ ان سے یہ کام انجام پذیر ہوا یا نہیں؟ اگر ہوا تو ٹھیک اور اگر نہیں ہوا تو پھر قادیانیوں کو اپنے مذہب پر اصرار نہیں کرنا چاہئے بلکہ فوراً توبہ کرتے ہوئے تجدید اسلام کر لینی چاہئے۔

یہ بات بھی قادیانیوں کے نزدیک مسلم ہے کہ مرزا صاحب نے دجال سے مراد انگریز اور ان کے بڑے بڑے پادری بتلائے ہیں۔ اسی طرح یاجوج ماجوج کے فتنہ کو بھی عیسائیت کا فتنہ بتلایا ہے۔

اب سوال یہ ہے کہ مرزا صاحب نے کسر صلیب کیا یا نہیں؟ عیسائی مذہب کا استیصال ہوا یا نہیں؟ قتل دجال ہوا یا نہیں؟ ان تمام سوالوں کا جواب کوئی بھی قادیانی دے کر ہماری تسلی و تشفی فرما دیں۔

اگر ہم سے کوئی پوچھے تو ہمارا جواب یہ ہے کہ مرزا صاحب کسر صلیب اور قتل دجال تو کیا کرتے اس لئے ان کے لئے رحمت و برکت کی دعائیں مانگتے تھے۔ ان کی شکر گزاری و خدمت گزاری میں کاغذوں کے کاغذ سیاہ کر ڈالتے تھے ان کی سچی اطاعت کے گن گایا کرتے تھے۔ ان کے لئے تمام بلاد آفات سے بچنے کی دعائیں کیا کرتے تھے۔ ان کے جشن جوبلی اور فتح کے موقع پر چراغاں کرتے اور نہایت تزک و احتشام کے ساتھ جلسے منعقد کرتے تھے۔ یہاں تو معاملہ الٹی گنگا بہہ رہی کا ہے۔ کیوں صاحب دجال کو ختم کرنے آئے تھے یا دجال کے لئے دعائیں کرنے

شعر: نہ ادھر ادھر کی بات کر یہ بتا کہ قافلہ کیوں لٹا
مجھے رہزنوں سے غرض نہیں تری رہبری کا سوال ہے

وہ انگریز جو ہندوستان میں لوٹ مار قتل و غارت گری، خونریزی و دھوکہ دہی کا ایک طوفان بدتمیزی برپا کر رکھا تھا۔ جنہوں نے مسلمانوں کی سلطنت چھین کر انہیں قید و بند کی صعوبتوں میں مبتلا کر دیا تھا جنہوں نے مسلمانوں کو درختوں پر لٹکا کر پھانسی کی سزائیں دی تھیں۔ ان کے خلاف جب مسلمان اٹھ کھڑے ہوتے اور اپنے دین و ایمان کی حفاظت کرنے کے لئے کمربستہ ہوئے تو اس وقت مرزا صاحب کیوں آپے سے باہر ہو گئے تھے کیوں ان کی پیشانی پر بل آ گیا تھا؟ یہ کیوں لکھا کہ:

ان لوگوں (مسلمانوں) نے چوروں، قزاقوں اور حرامیوں کی طرح ہماری محسن گورنمنٹ پر حملہ کرنا شروع کیا اور اس کا نام جہاد رکھا (ازالہ اوہام ص ۲۴۲ حاشیہ)

کتنی عجیب بات ہے اگر کوئی گروہ (خود بقول مرزا صاحب) دجال اکبر کے خلاف جہاد کرتا ہے تو مسیح موعود کو تو خوش ہونا چاہئے اس لئے کہ ان کا کام ہی قتل دجال ہے۔ مگر مرزا صاحب انہیں حرامی، ڈاکو، چور کہنے پر تلے ہوئے ہیں

پھر یہ بات بھی ہماری سمجھ سے بالاتر ہے کہ مرزا صاحب کے بقول دجال (انگریز) روس سے ایک جنگ میں الجھنے لگا تو مسیح موعود دجال کی فتح یابی کے لئے اس طرح دعائیں کرنے کی درخواست کیوں کرتا ہے کہ:

ہر ایک سعادت مند مسلمان کو دعا کرنی چاہئے کہ اس وقت انگریزوں کی فتح ہو کیونکہ یہ لوگ ہمارے محسن ہیں
(ازالہ اوہام ص ۵۰۹)

ذرا غور کریں۔ دجال اور مسیح موعود کا محسن ہو جائے؟ مسیح موعود دجال کی فتح کے لئے دعائیں کریں؟ ہے نا کتنی عجیب بات۔ پھر یہ قیامت خیز عہد بھی ملاحظہ کیجئے۔

ہمارا جان و مال گورنمنٹ انگریزی کی خیر خواہی میں فدا ہے اور ہوگا۔ اور ہم غائبانہ اس کے اقبال کے لئے دعاگو ہیں (آریہ دھرم ص ۸۱)

سمجھ میں نہیں آتا کہ یہ کیسا مسیح موعود ہے جو دجال کی خیر خواہی میں مست و فدا ہے۔ جو دجال کے اقبال کے لئے دعاگو رہتا ہے۔ پھر مسیح موعود کی یہ نصیحت بھی دیکھ لیجئے۔

میری نصیحت اپنی جماعت کو یہی ہے کہ وہ انگریزوں کی بادشاہت کو اپنے اولوالامر میں داخل کریں اور دل

اے۔ سی بھکر کی فرقہ پرستی

مقامی انجمن دریا خان ضلع بھکر کے اراکین نے دیواروں پر کچھ اسلامی نعرے تحریر کر دیئے جو اے سی بھکر کو ناگوار گزرے اس نے اپنی سابقہ روایات کے مطابق تنگ نظری فرقہ پرستی اور جانبداری کا ثبوت دیا اور انجمن کے سالار کو گرفتار کر لیا ساتھیوں کے احتجاج پر اسے رہا کر دیا گیا پہلے کروڑ میں اے سی صاحب نے یہی حال کیا۔ دو فرقوں میں فسادات برپا کرانے کی کوشش کی اور گرفتاریاں کیں اگر اے۔ سی صاحب نے اپنا رویہ نہ بدلا اور اپنی ہٹ دھرمی پر قائم رہے تو حالات کی تمام ذمہ داری اے سی پر ہو گی۔ ہم اے سی صاحب کے اس رویہ کی پر زور مذمت کرتے ہیں اور حکومت پنجاب سے مطالبہ کرتے ہیں کہ بھکر کے اے۔ سی کا فوراً تبادلہ کیا جائے۔

جمعہ خان حنفی منہ بھکر

www.amtkn.com www.facebook.com/amtkn313 www.emaktaba.info

کی سچائی سے ان کے مطیع رہیں (ضرورۃ الامام صـــ)

ذرا ٹھنڈے دل سے سوچیں کہ مسیح موعود کا خاص کام مرزا صاحب کے قول ہی کی روشنی میں کسر صلیب اور قتل دجال ہے۔ اس کو قرآن کریم کی آیت یا ایھا الذین آمنوا اطیعوا اللّٰہ و اطیعوا الرسول و اولی الامر منکم میں داخل کر کے ان کی ہی اطاعت و تابعداری کی تلقین و ترغیب کر رہا ہے۔ کیا قرآن کی اس آیت نے دجال کی اطاعت کی تلقین کی ہے؟ کوئی قادیانی اس کا جواب تو دے؟۔

حضرت امام مہدی علیہ الرضوان کے تلوار کی تشریح مرزا صاحب اس طرح کرتے ہیں:

مطلب یہ ہے کہ اگر (لوگوں یعنی مسلمانوں کو) گورنمنٹ انگریزی کی تلوار کا خوف نہ ہوتا تو وہ (لوگ) اس (مرزا) کو قتل کر ڈالتے۔ (نشان آسمانی صـــ۱۹)

لیجئے بجائے اس کے کہ مسیح موعود دجال کو قتل کرتے الٹا مسیح موعود دجال کی تلوار کو اپنا محافظ سمجھ رہا ہے اور کہہ رہا ہے کہ اگر یہ گورنمنٹ انگریزی (دجال) میرا محافظ نہ ہوتی تو میں مارا جاتا۔ خدا جانے یہ مراق کی کون سی قسم ہے؟

؎ وحشت میں ہر ایک نقشہ الٹا نظر آتا ہے
مجنوں نظر آتی ہے لیلیٰ نظر آتا ہے۔

اس قسم کے بیسیوں حوالے میرے پاس موجود ہیں جن میں مرزا صاحب نے گورنمنٹ انگریزی (دجال) کی اطاعت و تابعداری، شکر گزاری و خدمت گزاری۔ سچے دل سے ان کے لئے دعائیں اور پھر مرزا کی دعائیں وغیرہ درج ہیں۔ نصیحت حاصل کرنے کے لئے مرزا صاحب کے مذکورہ بالا چند اقوال ہی کافی ہیں۔

مرزا صاحب کے بعد ان کے جانشینوں کا کیا عقیدہ رہا ہے اس کی بھی ایک جھلک ملاحظہ کیجئے ۱۹۱۸ء کی جنگ عظیم میں ترکوں کی شکست پر قادیانی اخبار الفضل نے مرزا محمود احمد کا جو بیان نقل کیا ہے اس کی ایک جھلک سامنے رکھیے:

جاری ہے

اجرائے نبوت پر قادیانی استدلالات

اور ان کا جواب

محمد اسماعیل شجاع آبادی

مَا کَانَ اللّٰہُ لِیَذَرَ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلٰی مَا اَنْتُمْ عَلَیْہِ حَتّٰی یَمِیْزَ الْخَبِیْثَ مِنَ الطَّیِّبِ وَمَا کَانَ اللّٰہُ لِیُطْلِعَکُمْ عَلَی الْغَیْبِ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ یَجْتَبِیْ مِنْ رُّسُلِہٖ مَنْ یَّشَآءُ

اللہ تعالیٰ ہر مومن کو اطلاع علی الغیب نہیں دیگا بلکہ اپنے رسولوں میں سے جس کو چاہے گا چنے گا۔

(پاکٹ بک مرزائیہ صـــ۴۵)

الجواب۔ اس آیت میں اطلاع علی الغیب کا تذکرہ ہے جو غیر نبی کو بھی ہوتی رہتی ہے۔ چنانچہ مرزا غلام احمد قادیانی لکھتا ہے۔

”اور یہ بھی ان کو معلوم ہے کہ تحقیق وجود الہام ربانی کے لیے جو خاص خدا تعالیٰ کی طرف سے نازل ہوتا ہے اور امور غیبیہ پر مشتمل ہوتا ہے ایک اور راستہ بھی کھلا ہوا ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ امت محمدیہ میں سے جو سچے دین پر ثابت اور قائم ہیں ہمیشہ ایسے لوگ پیدا کرتا ہے جو خدا تعالیٰ کی طرف سے ملہم ہو کر ایسے امور غیبیہ بتلاتے ہیں جن کا بتلانا سوائے خدا وحدہٗ لاشریک کے کسی اختیار میں نہیں“

(براہین احمدیہ صـــ۲۱۵ جز ۵)

اور اسی کتاب کے ضمیمہ پر لکھا ہے۔

”وحی رسالت بوجہ علوم ضرورت کے منقطع ہے“

۲۔ رسلہ میں عموم ہے جبکہ آپ کا دعویٰ خاص فرد کا ہے لہٰذا التقریب تام نہ ہونے کی وجہ سے آپ کی دلیل بے کار ہوگی۔

۳۔ یجتبی میں اللہ تعالیٰ فاعل ہے اور اللہ تعالیٰ مستقل نبی چنتے ہیں جبکہ مرزائی مستقل نبی کے آنے کے قائل ہیں۔

۴۔ حکیم نور الدین بھیرویؒ نے مرزا آنجہانی کی موت پر یہ آیت تلاوت کرتے ہوئے کہا کہ ”یہ مومنوں کا امتحان اور جانچنا ہے۔ دوسرے تمیز بین المخلصین والمنافقین ہے۔ لہٰذا اس آیت سے ابتلا مراد ہے جیسا کہ مرزا کی موت پر مرزائیوں پر وارد ہوا“

(ریویو جلد ۷ نمبر ۶ صـــ۲۲۵)

حکیم نور الدین نے اس آیت کو کسی نبی کی آمد کے لیے نہیں پڑھا تھا تاکہ اجرائے نبوت ثابت ہو۔

۵۔ آیت: ھو الذی بعث فی الامیین رسولاً منھم تا واٰخرین منھم لما یلحقوا بھم وھو العزیز الحکیم

(سورۃ جمعہ آیت ۳)

یہ آیت آخری زمانہ میں ایک نبی کے ظاہر ہونے کی نسبت ایک پیشگوئی ہے (تتمہ حقیقۃ الوحی صـــ ۶۷)

جواب۔ اس آیت سے مقصود یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت ایک عامہ اور کافۃ نبوت تا قیامت تک آپ ہی صلی اللہ علیہ وسلم دنیا کی ہیں کیونکہ ”واٰخرین“ کا عطف ”امیین“ پر ہے یعنی آپ کی بعثت ایک تو امیین کے لیے ہے یعنی عرب کے لیے اور دوسری آخرین منھم کے لیے یعنی غیر عرب کے لیے۔ قال المفسرون ھم الاعاجم یعنون بہ غیر العرب ای طائفۃ کانت قال ابن عباس وجماعۃ“ (تفسیر کبیر)

یا ذٰاخرین منھم " سے مراد وہ مسلمان ہیں جو صحابہ
کرام رضی اللہ عنہم کے بعد قیامت تک آئیں گے (کشاف ابوسعود)
نیز اس میں اور بھی کئی اقوال ہیں سب کا خلاصہ یہ ہے کہ
امیین سے مراد عرب ہیں و آخرین سے سوائے عرب
کے سب قومیں جو قیامت تک آئیں گی یعنی مسلمان
ہوں گی۔ اس آیت کی تفسیر میں یہ حدیث بھی پیش کی
جا سکتی ہے جو کہ صحیحین میں موجود ہے۔
"لو کان الایمان بالثریا لنالہ رجال،
من ھٰؤلاء"۔ بعض روایات میں "رجل"
کا لفظ آیا ہے۔ یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت
سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے
فرمایا۔ اگر ایمان ثریا پر ہوتا تو بھی ان کے ہاں کے بہت سے
آدمی اسے حاصل کرتے۔ یعنی فارس و عجم میں ایک
جماعت کثیرہ ایسی ہوگی جو ایمان کو تقویت دے گی اور

امور ایمانیہ میں اعلیٰ مراتب پر ہوگی۔ اور واقعہ یہ ہے
کہ عجم و فارس میں فقہاء و محدثین، صوفیاء و صالحین اور
مفسرین کی ایک جماعت ایسی گزری جو کہ اسلام کے لیے
تقویت کا باعث ہوئی۔

بعض روایات میں "رجل" کا لفظ آیا ہے۔ وہ
راوی کا شک ہے۔ کیونکہ بخاری ترمذی اور مسلم شریف میں
یہ لفظ جمع کیساتھ بغیر شک کے ہے، معلوم ہوا کہ محفوظ
جمع کا صیغہ ہے۔ اور صحیح بھی یہی ہے۔ غرض اس
آیت کو ظلی و بروزی نبی، مہدی و مسیح کے لیے پیشگوئی
خیال کرنا دعوی بلا دلیل ہے۔ اور اس کا ظلی و بروزی
نبی، مہدی و مسیح کے ساتھ کوئی تعلق ہی نہیں۔

۶۔ آیت: "وَمَا کُنَّا مُعَذِّبِیْنَ حَتّٰی نَبْعَثَ رَسُوْلًا"
جب تک کوئی رسول نہ بھیج لیں ہم عذاب نازل
نہیں کرتے۔ یعنی بموجب قرآن پاک آفات سماوی و ارضی
کے نزول سے قبل حجت پوری کرنے کے لیے رسول کا
آنا ضروری ہے موجودہ عذاب اس ضرورت پر گواہ ہیں

جواب۔ اس آیت کا مفہوم یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے
رسول آکر حجت پوری کرتے ہیں، مگر منکرین تکذیب
کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کا عذاب نازل ہوتا ہے۔ مگر
چونکہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے
آخری نبی و رسول ہیں اور قیامت تک آپ ہی کی
رسالت و نبوت کا دور ہے۔ لہٰذا آپ کی نبوت و رسالت
کی تکذیب باعث عذاب الٰہی ہے اگر اس آیت سے
مرزائی نبوت کا استدلال صحیح ہے تو مرزا غلام قادیانی
کے دعوائے نبوت سے قبل جتنے عذاب نازل ہوتے
رہے وہ کس کی تکذیب کا نتیجہ ہے۔ بہرحال موجودہ
عذاب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب کا نتیجہ ہیں۔

جِنّی یا اِنسی ؟

سید امین گیلانی

امرتسر کی بات ہے میری نوجوانی کا عالم تھا شاہ صاحب
امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ سے ہماری رشتہ داری تھی ہم کٹڑا
بھائی سنت سنگھ میں رہتے تھے اور حضرت امیر شریعت
گلی والی دروازہ میں رہتے تھے۔ شاہ صاحب اکثر امرتسر
میں ہوتے تھے تو میں اکثر ان کی صحبت میں جا بیٹھتا تھا
ایک روز فرمانے لگے گیلانی بیٹا! ہمیشہ خدا پر توکل رکھا
کرو! خصوصاً رزق اور موت وہ لقمہ جو تمہارے منہ میں
جانا ہے پوری کائنات روکنا چاہے تو نہیں روک سکتی اور
جو لقمہ پوری کائنات کھلانا چاہے تمہاری قسمت میں نہ ہو تو
نہیں کھلا سکتی۔ موت کا وقت مقرر ہے نہ وہ ایک لمحہ
پہلے آ سکتی ہے نہ بعد۔ پھر موت سے ڈرنا کیا۔ ساتھ ہی
فرمایا کہ میں تجھے تازہ واقعہ سناؤں پچھلے دنوں مجھے پیچش

کی شکایت تھی، بہت دنوں سے بستر پر تھا۔ گھر میں آٹا ختم ہو چکا
تھا لیکن بیوی نے میرے مزاج کو دیکھتے ہوئے مجھے اطلاع
نہ دی ایک ہمسایہ عورت آکر میری بیوی کا ہاتھ
بٹاتی تھی۔ حسب دستور آئی۔ اس نے سوچا کہ آٹا گوندھ دوں
کنستر دیکھا تو خالی۔ وہ بھی جانتی تھی وہ چپکے سے اپنے گھر
گئی آٹا لے کر آئی اور گوندھ کر رکھ دیا۔

شام کا وقت ہوا وہ پھر گھر آئی آٹا ندارد۔ اس نے
میری اہلیہ سے کہا صبح آٹا تو میں اپنے گھر سے لائی تھی اور
اب تو میرے گھر میں بھی نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ شاہ صاحب
بیمار ہیں ان سے کیسے کہوں! بہرصورت وہ پھر گئی اور
آٹا لے آئی اور روٹیاں پکا کر رکھ دیں اور جاتے وقت مجھ
سے کہہ کر گئی کہ آٹا صبح سے ختم ہے اب تک کھانا ہو گیا
اب صبح کیا ہو گا۔ تو میں نے کہا حضور شب درمیان ہے
ظاہر ہے کہ میں بیماری کی وجہ سے نہ اٹھ سکتا نہ جا سکتا تھا۔
اللہ کی طرف متوجہ ہوا۔ پھر سو گیا۔ صبح ابھی اذانیں نہیں
ہوئی تھیں کہ کسی نے دروازہ کھٹکھٹایا بیماری کی وجہ
سے کھٹکھٹانا میری طبیعت پر گراں گزرا۔ بہرصورت بادل
نخواستہ اٹھا، دروازہ کھولا تو تھڑے پر بھری ہوئی
آٹے کی بوری رکھی ہوئی تھی اور پاس ایک آدمی کھڑا تھا۔
میں حیران رہ گیا۔ میں نے پوچھا جنی یا انسی، تو جن ہے یا
انسان ہے۔ تو اس نے کہا انسان میں نے کہا تجھے کیا سوجھی
کہ ابھی اذان نہیں ہوئی اور آٹے کی بوری لے کر آ گئے
کہا کہ شاہ صاحب میں نے یہیں قریب آپ کے محلے میں
آٹے کی مشین لگائی ہے اور میں نے یہ منت مانی تھی کہ
جب مشین مکمل ہو جائے گی تو سب سے پہلے ایک بوری آٹا
لے کر شاہ صاحب کی نذر کروں گا تو میں نے وہ منت پوری
کی ہے پھر میں نے کہا بیٹا جب تم نے اتنی تکلیف کی کہ
دکان سے اٹھا کر یہاں تک لائے۔ اب اتنی تکلیف کرو
کہ تھڑے سے اٹھا کر ڈیوڑھی میں رکھ دو۔ چنانچہ اس نے
رکھ دی۔ پھر میں نے اس کا اور خدا کا شکر ادا کیا۔

بائیبل میں ردّوبدل

مولانا بشیر احمد حسینی

بائیبل "ہم اس بات سے انکار نہیں کرتے کہ کتاب مقدس کے بعض کلمات میں اختلاف موجود ہے اور اس کی بعض آیات ایک دوسرے کے متناقض ہیں۔" اثبات تثیلث صفحہ ۴۴ "بائیبل بہت سی حالتوں میں ایسے باریک لفظی اختلاف بھی پائے جاتے ہیں جو عموماً سرسری نظر سے مطالعہ کرنے والوں کی نظر سے پنہاں رہتے ہیں مگر باریک بین ان کو معلوم کرتے ہیں چونکہ اس باریک لفظی اختلاف سے نفس مضمون میں کچھ فرق نہیں پڑتا۔ اس لیے اختلاف کی توضیح چنداں اہم نہیں ہے البتہ بعض ایسے اختلافات بھی ہیں جن سے نفس مضمون پر اثر پڑتا ہے مثلاً کہیں معلومات کی توضیح و تشریح کے لیے کچھ اضافہ کر دیا ہے۔" تفسیر متی صفحہ نمبر ۲ مصنفہ پادری ڈاکٹر ایچ یوسٹیفن صاحب، بی اے، ڈی مترجمہ پادری طالب الدین صاحب بی اے "اگر یہ لوگ بائیبل کے متعلق یہ فرماتے کہ جس طرح عام کتابیں تصنیف کی جاتی ہیں اسی طرح بائیبل ہے تو مسیحی لوگ اپنے مخالفین کے اعتراضات سے شاید رہائی پاتے مگر ان لوگوں کا دعویٰ ہے کہ بائیبل کو روح القدس کی مدد سے قلم بند کیا گیا ہے۔ جو کچھ مسیحی علماء کی تحریرات سے ظاہر ہو رہا ہے اس پر اعتراض تو جگہ پاتی رہتا ہے کیونکہ آیات میں اختلاف اور تضاد کا ہونا اس امر کی بین دلیل ہے کہ بائیبل کو روح القدس کی مدد سے نہیں لکھا گیا۔ اگر بائیبل روح القدس کی مدد سے لکھی جاتی تو یقیناً یہ نقائص اس میں نہ پائے جاتے کیونکہ اختلافات اور تضاد و دیگر نقائص کا روح القدس سے واقع ہونا محال امر ہے۔

توارت حضرت موسٰی نے توارت کو لکھ کر بنی اسرائیل کے سپرد کر دیا تھا۔ استثناء باب ۳۱: آیت ۹ حضرت سلیمانؑ کے وقت یہ معلوم ہوا کہ توارت گم ہو چکی ہے "اور اس صندوق میں کچھ نہ تھا سوا پتھر کی ان دو لوحوں کے جن کو وہاں موسٰی نے حورب میں رکھ دیا تھا۔" سلاطین اول ۹: بائیبل کی توارت میں حضرت موسٰی کی موت کی کیفیت، کل عمر بھر اور ان کے لیے حالات و واقعات درج ہیں۔ استثناء ۳۴: ۵ تا ۱۲،۱۰ ان تمام حالات کو کس نے اس میں درج کر دیا جب کہ توارت کو حضرت موسٰی نے لکھا تھا؟ صاف ظاہر ہے کہ یہ توارت موسوی توارت نہیں ہے۔

زبور "اگرچہ داؤد پہلا زبور نویس نہ تھا تاہم اس میں شک نہیں کہ عبرانیوں میں متبرک مزامیر لکھنے والے جتنے گزرے ہیں ان سب سے زیادہ مشہور تھا حتیٰ کہ مزامیر کا تمام مجموعہ اسی کے نام سے منسوب کیا جاتا تھا قریباً نصف حصہ زبوروں کا ان کی عنوانی تحریروں کے وسیلے سے منسوب کیا جاتا ہے لیکن چونکہ ان میں سے بعض کی اصلیت پر ان سے دلیلی یہ شبہ ہے کہ اس کی تحریر نہیں، لہٰذا اغلب ہے کہ حقیقت میں داؤد کے زبوروں کا اتنا شمار نہ ہو۔ بعض نکتہ چینیوں نے کوشش کر کے اس کے شمار کو سات بلکہ اس سے بھی کم تک گھٹا دیا ہے۔" قواریخ بائیبل صفحات ۲۹۴، ۲۹۵، از ڈاکٹر ڈبلیو جی بلیکی صاحب ڈی ڈی۔

متقدمین تو زبور کی ساری کتاب کو حضرت داؤد کی تصنیف کہا کرتے تھے لیکن زمانہ حال کے علماء اس کتاب کے بہت تھوڑے مزامیر کو داؤد کی تصنیف مانتے ہیں۔" تفسیر زبور صفحہ ۱۸ از پادری جے علی بخش صاحب مسیحی علماء کے اختلاف سے یہ ظاہر ہو گیا کہ موجودہ زبور کی کتاب وہ نہیں جس کا ذکر قرآن مجید میں ہے کیونکہ قرآن مجید کے نزدیک زبور اس وحی ربانی کا نام ہے جو حضرت داؤد پر نازل ہوئی اور عیسائیوں کے نزدیک متفرق اشخاص کے گیتوں کے مجموعے کا نام زبور ہے۔ "اگرچہ بعض نسخے اور ترجمے ان عنوانوں کی تائید کریں پھر بھی ہم ان کو بحیثیت مجموعی رد نہیں کر سکتے کیونکہ کبھی کبھی یہ دریافت ہوا کہ متن میں کچھ تبدیلی ہو گئی" تفسیر زبور مذکورہ صفحات ۱۵، ۱۶

اناجیل اربعہ: "جب سے عہد جدید کے نوشتے ایک جلد میں مرتب کئے گئے ہیں تب سے وہ پہلی چار کتابیں جو ان کے شروع میں ہیں اناجیل اربعہ کے نام سے مشہور ہیں اور قدیم کلیسیا میں ان کا خاص احترام تھا کیونکہ وہ خاص الخاص نوشتے ہیں جن میں مسیح کے ملفوظات اور اس کے کام مندرج ہیں اور ان کو بغور مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ان پر زمانہ حال کے لحاظ سے تاریخ کا اطلاق نہیں ہو سکتا البتہ ان کو خداوند کے بعض اقوال اور اس کی زندگی کے واقعات کا ایک ایسا مجموعہ کہا جا سکتا ہے جن کو ان کے جمع و مرتب کرنے والوں نے خاص طور پر ضرور اور حفاظت کے قابل سمجھا ہو" تفسیر متی مذکورہ صفحہ ۱۰، ۱۱ کی تائید لوقا ۱: ۱ تا ۳۔ یوحنا ۲۱: ۲۵ سے بھی ہوتی ہے۔ عیسائیوں کے نزدیک حضرت مسیح کی زندگی کے بعض اقوال و افعال کا نام انجیل ہے اور ہمارے نزدیک انجیل اس وحی کا نام ہے جو خدا تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ پر نازل فرمائی تھی۔ وہ صرف ایک تھی اور قرآن مجید میں صرف انجیل کا لفظ آیا ہے نہ کہ اناجیل۔

اناجیل میں آمیزش

پادری فاندر صاحب میزان الحق صفحہ ۱۴۲ کہ مندرجہ ذیل آیات نے اصل مضمون کا جزو خیال کر کے متن میں آمیزش کر دیا۔ مرقس ۱۶: ۹ تا ۲۰۔ یوحنا ۵: ۳، ۴۔ یوحنا ۷: ۵۳ تا ۸: ۱۱ اور یوحنا اول ۵: ۷

حضرت مسیح اور انجیل

پادری برکت اللہ صاحب ایم اے ...

ایک خاتون کی قادیانیت سے توبہ

نومسلم خاتون کی وزیر اعظم سے دردبھری فریاد

وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا

لاہور ۷ر جولائی ۱۹۸۶ء

مکرمی و محترمی۔ میں اندرون بھاٹی گیٹ لاہور کے ایک معروف قادیانی گھرانے کی لڑکی ہوں۔ الحمدللہ اس وقت مسلمان ہوں۔ کالج لائف میں ہی میں نے ربوہ سے بیزاری کا اظہار کر کے ایک مسلمان لڑکے طاہر نفیس سے شادی کا ارادہ کر لیا تھا۔ لیکن مذہب دیوار بن گیا۔ ۸ر جنوری ۱۹۸۲ء کو میں خطیب شاہی مسجد کے ہاتھوں مشرف بہ اسلام ہوئی اور

۲۲ جنوری کو ہم نے اسلامی قانون کے مطابق شادی کر لی۔ قادیانیوں نے اس معمولی واقعہ کو زندگی اور موت کا مسئلہ بنا لیا۔ ابتداء میں میری واپسی کے لیے انتہائی کوشش کی گئی لیکن میری ضد نے ہر کوشش ناکام بنا دی۔ اس سلسلہ میں میرے شوہر کے سیاسی دشمن کامل علی آغا کونسلر حلقہ بلال گنج سے بھی ساز باز کی گئی۔ آخری ناکام پنچائیت سابقہ ڈپٹی میئر اشفاق شاہ کے گھر ہوئی اور اس کے بعد قادیانی انتقام پر اتر آئے۔ کئی طرح کے خفیہ ہتھکنڈے حرکت میں آئے۔ پولیس اور انتظامیہ میں مرزائی افسران نے اشارہ پا کر اپنا فرض ادا کیا اور دیکھتے ہی دیکھتے ایک پڑھے لکھے شریف شہری کو بدمعاش بنا کر جیل بھیج دیا گیا۔

۲۷ر ۶ر ۱۹۸۲ء کو تھانہ لوئر مال لاہور نے میرے شوہر کو جیپ پارٹ ڈاکیتی کیس میں ملوث کر کے قادیانی مجسٹریٹ بشیر احمد ناصر سے دس یوم کا ریمانڈ لیا اور اس پر بے پناہ تشدد کیا۔ طاہر کے ڈسچارج ہونے کے چند روز بعد ہی اصل ملزم پکڑے گئے لیکن ایک بے گناہ پر ناجائز تشدد کا کوئی حساب نہ دیا گیا۔

۲۳ر ۱ر ۸۵ء کو طاہر نفیس کو ایک مقدمہ قتل میں ملوث کر کے انتہائی عجلت میں اسی قادیانی مجسٹریٹ نے اسے اشتہاری قرار دیا۔ اور پھر کسی خفیہ ہاتھ نے مقدمہ کی مسل اور عدالت میں بھجوا دیا۔ لیکن چند روز بعد مسل اٹھا لیا گیا۔ مسل مقدمہ واپس آئی۔ جناب وزیر اعلیٰ کے حکم پر تفتیش کرائم برانچ کے سپرد ہوئی تو طاہر کو بے گناہ قرار دے دیا گیا۔ جن دنوں طاہر اشتہاری تھا کرشن نگر لاہور میں صراف کی دکان پر ڈکیتی ہوئی۔ اخبارات میں طاہر کا نام دے دیا گیا لیکن دس پندرہ روز بعد اس واردات کے اصل ملزمان بھی پکڑے گئے۔ غرض ایک منصوبہ کے تحت شہر میں ہونے والی ہر واردات میں اسے ملوث کر کے بدنام اور اس کا ریکارڈ خراب کرنے کی کوشش کی گئی۔ مارچ ۱۹۸۶ء میں اس پر قاتلانہ حملہ کیا گیا۔ ۱۲ گولیاں جسم میں پیوست ہوئیں لیکن خدا نے اسے زندگی دی۔

جب طاہر مقدمہ قتل میں نکلتا نظر آیا تو ۱۸ر مئی ۸۶ء کو اسے بغیر وارنٹ گرفتار کر کے بارہ تیرہ یوم تک ناجائز حراست میں رکھا گیا۔ لوئر مال، ملتان روڈ، کرشن نگر اور شاہدرہ کے تھانیداروں اور ڈی ایس پی خالد مختار گوندل نے مدرسہ کا چارج اس پر تشدد کیا۔ پاؤں کے ناخن جلائے گئے، الٹا لٹکایا گیا۔ دہکتے ہوئے انگاروں پر چلایا گیا۔ اور الٹا لٹکایا گیا۔ جب ہائیکورٹ میں رٹ دائر ہوئی تو پانچوں افسران نے دروغ گوئی کر کے طاہر کی گرفتاری سے لاعلمی کا اظہار کر دیا۔ بعد میں ایس ایس پی نے پریس کانفرنس کا ڈھونگ رچا کر اس کی گرفتاری کا اعلان کر دیا۔ اس پر ناجائز مقدمات قائم کیے گئے اور خطرناک ملزم کا

لیبل لگا کر جیل بھیج دیا گیا جہاں اسے بیڑیاں پہنائی گئیں اور قید تنہائی میں رکھا گیا۔ اس کل کارروائی کے پیچھے ایس ایس پی احمد نسیم اور میجر مشتاق ڈی آئی جی کا خاص ہاتھ تھا۔ جس کی ہر پولیس افسر نے تصدیق کی۔ یہ وہی میجر مشتاق ہے جس نے ایس پی طلعت محمود سے مل کر مولانا اسلم قریشی کے مقدمہ کو الجھا دیا ہے۔ ہمیں فون پر مختلف پولیس افسروں نے یہ اطلاع دی کہ میجر مشتاق قادیانی ہے

جو حکومت ایک بیٹی کے گھر کی حفاظت نہ کر سکی وہ اسلام کی حفاظت کیا کریگی؟

اور سب کچھ اس کے حکم پر ہو رہا ہے۔ ایس ایس پی احمد نسیم اور ڈی آئی جی میجر مشتاق مرزائی یا مرزائی نواز، یہ جاننا حکومت کا کام ہے۔ لیکن میرے شوہر کے ساتھ جو زیادتی ہوئی ہے اس کی ذمہ داری براہ راست حکومت پر عائد ہوتی ہے۔ پولیس تشدد کے باعث میرے شوہر کا دماغی توازن خراب ہو گیا ہے آنکھوں کی بینائی کمزور پڑ گئی ہے اور اسے معذور بنا دیا گیا۔

میں آپ سے اسلام اور انسانیت کے نام پر اپیل کرتی ہوں کہ کل واقعہ کی غیر جانبدارانہ تحقیقات کرائی جائے اور ذمہ داران کو قرار واقعی سزا دی جائے۔ ورنہ میں یہی سمجھوں گی کہ پاکستان میں سب سے زیادہ مظلوم اور بے بس "اسلام" ہے۔ اور جو اسلامی حکومت ایک مسلمان بیٹی کے گھر کی حفاظت نہ کر سکی وہ مملکت خداداد کی حفاظت کا فرض کس طرح پورا کرے گی۔

نورین گل دختر مبارک احمد زوجہ طاہر نفیس

۸/۴۲ بخاری اسٹریٹ ملک پارک بلال گنج لاہور

فون ۹۱۷۳۸

بقیہ: فضائل صدقات

اس کی لمبائی کا حال اللہ ہی کو معلوم ہے۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ جنگِ بدر میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگو ایسی جنت کی طرف بڑھو جس کی چوڑائی سارے آسمان اور زمین ہیں۔ حضرت عمیر بن حمام انصاریؓ نے (تعجب سے) عرض کیا یا رسول اللہ ایسی جنت کی چوڑائی اتنی زیادہ ہے؟ حضورؐ نے فرمایا بے شک۔ حضرت عمیرؓ نے عرض کیا۔ واہ واہ یا رسول! خدا کی قسم میں اس میں داخل ہونے والوں میں ضرور ہوں گا۔ حضورؐ نے فرمایا ہاں ہاں تم اس میں جانے والوں میں ہو۔ اس کے بعد حضرت عمیرؓ نے چند کھجوریں اونٹ سے بوجی سے نکال کر کھانا شروع کیں۔ کہ لڑنے کی طاقت پیدا ہو۔ پھر کہنے لگے کہاں کھجوروں کے کھا چکنے کا انتظار تو بڑی لمبی زندگی ہے یہ کہہ کر ان کو پھینک کر لڑائی کی جگہ چل دیئے اور لڑتے لڑتے شہید ہو گئے۔

اس آیت شریفہ میں مومنین کی ایک خاص مدح اور تعریف یہ بھی ذکر کی گئی کہ غصہ کو پینے والے اور لوگوں کو معاف کرنے والے۔ یہ بڑی اونچی اور خاص صفت ہے علماء نے لکھا ہے کہ جب تیرے بھائی سے لغزش ہو جائے تو اس کے لیے ستر عذر پیدا کر اور پھر اپنے دل کو سمجھا کہ ان کے پاس اتنے عذر ہیں اور جب تیرا دل ان کو قبول نہ کرے تو سمجھ لے اس شخص کے اپنے دل کو ملامت کر

بقیہ: قبول اسلام

ہیں کیا رائے رکھتے ہیں۔ امیر المومنین نے فرمایا مجوزہ تو ٹھیک ہی مطالبہ کیا ہے۔ جیسا حضرت عبداللہؓ بن سلام نے اسلام قبول کرتے وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تھا) پروگرام کے مطابق تمام پادری وغیرہ جمع ہو گئے اور مجھے قریب ہی ایک کمرہ میں پس پردہ بٹھا دیا گیا۔ اور ان سے پوچھا اس نئے آنے والے پادری کے متعلق تمہاری کیا رائے ہے سب نے بیک زبان کہا یا امیرالمومنین حضور وہ ہمارے دین کے بہت بڑے عالم ہیں اور ان کے متعلق ہمارے بزرگوں کی رائے ہے کہ ان جیسا عالم نہیں دیکھا) امیر المومنین نے فرمایا اگر وہ اسلام قبول کر لیں تو تمہارا کیا خیال ہے انہوں نے کہا خدا کی پناہ وہ ایسا کام ہرگز نہیں کر سکتے اس کے بعد امیر المومنین نے مجھے بلوایا جب میں ان کے سامنے حاضر ہو کر توحید باری تعالیٰ اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی رسالت کا اقرار کرتے ہوئے بلند آواز سے اشھد ان لا الٰہ الا اللّٰہ و اشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ پڑھا تو تمام نصرانیوں نے منہ بگاڑ کر کہا اس شخص کو شادی کی محبت نے قبول اسلام پر آمادہ کیا ہے اس کے بعد وہ بڑے پریشان ہو کر دربار سے نکلے امیر المومنین نے مجھے خاص مہمان خانہ میں ٹھہرایا اور ربع دینار میرا وظیفہ مقرر کر دیا الحاج محمد الصفار نے اپنی لڑکی کا رشتہ بھی مجھ سے کر دیا۔

بقیہ: آپ کے مسائل

لیں اور آئندہ نہ کرنے کا عزم کر لیں۔ کہ انشاء اللہ آج کے بعد کوئی گناہ نہیں کروں گا۔

دوم: ایک دفعہ پیٹ بھر توبہ کرنے کے بعد یقین رکھیں کہ انشاء اللہ ضرور توبہ قبول فرمائیں گے۔ اور گناہ کا بوجھ اور اس کی فکر اور پریشانی جو آپ کمر پر لادے پھرتے ہیں اس کو اتار پھینکیں۔

سوم: اگر خدانخواستہ پھر کوئی غلطی ہو جائے تو پھر فوراً توبہ کی تجدید کر لیا کریں۔ خواہ ستر بار روزانہ تجدید توبہ کرنی پڑے۔

چہارم: وقتاً فوقتاً اپنے خیالات مجھے لکھتے رہیں مگر جزئیات لکھنے چاہئیں۔

پنجم: روزانہ قرآن کریم کی تلاوت نماز باجماعت اور درود شریف استغفار اور تیسرے کلمہ کی ایک تسبیح کو معمول بنائیں۔

بقیہ: بائبل میں ردوبدل

عالمگیری" کے صفحہ ۱۱۷ پر لکھتے ہیں کہ حضرت مسیحؑ نے اپنے بعد کوئی کتاب نہیں چھوڑی۔ اصل عبارت ملاحظہ فرمائیے۔

"جب ابن اللہ اس دنیا سے آسمان پر صعود فرما گئے تو آپ ورثہ کے طور پر اپنے پیچھے کوئی کتاب نہ چھوڑ گئے جو اصل پر مشتمل ہو بلکہ آپ نے مسیحی کلیسیا کو ورثہ کے طور پر اپنا کامل اور اکمل نمونہ دیا"

جو مسیحی لوگ انجیل کی رٹ لگا رہے ہیں ان کو اپنے پادری صاحب کی تحقیقی بات پر عمل پیرا ہونا چاہیئے۔ اور انجیل کا نام تک نہ لینا چاہیئے اور جن کتابوں کو اناجیل کہا جاتا ہے۔ وہ تو محض حضرت مسیحؑ کے بعض واقعات کا مجموعہ ہیں۔ وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ

بقیہ: ذلت ہی ذلت

کرنے والے ہر امیدوار کو سند توصیفی عطا کی گئی۔ تقریب کے آخر میں انجمن حمایت اسلام کے ناظم میاں عبدالرشید بیٹی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ قادیانی چونکہ مرتد اور زندیق ہیں۔ اور انہوں نے ملت اسلامیہ کے جسم پر انگریز کی شتونی کی مدد سے خنجر مارا ہے لہذا ان کا علاج صرف تلوار ہے مجلس تحفظ ختم نبوت کے سرپرست چوہدری عبدالحمید رحمانی صاحب نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ قادیانی چونکہ ملک اور اسلام کے غدار ہیں اور انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کی ہے لہذا ان کے مقدر میں ذلت ہی ذلت اور رسوائی لکھ دی گئی ہے۔ انشاء اللہ ہم ان کا پوری دنیا میں تعاقب کریں گے۔ تقریب کے آخر میں چوہدری عبدالحمید رحمانی صاحب نے کامیاب امیدواروں میں انعامات تقسیم کیے۔ سٹیج سیکرٹری کے فرائض محمد حسین علوی نے سرانجام دیئے۔

ختم نبوت کی اشاعت میں بھرپور حصہ لیجیے

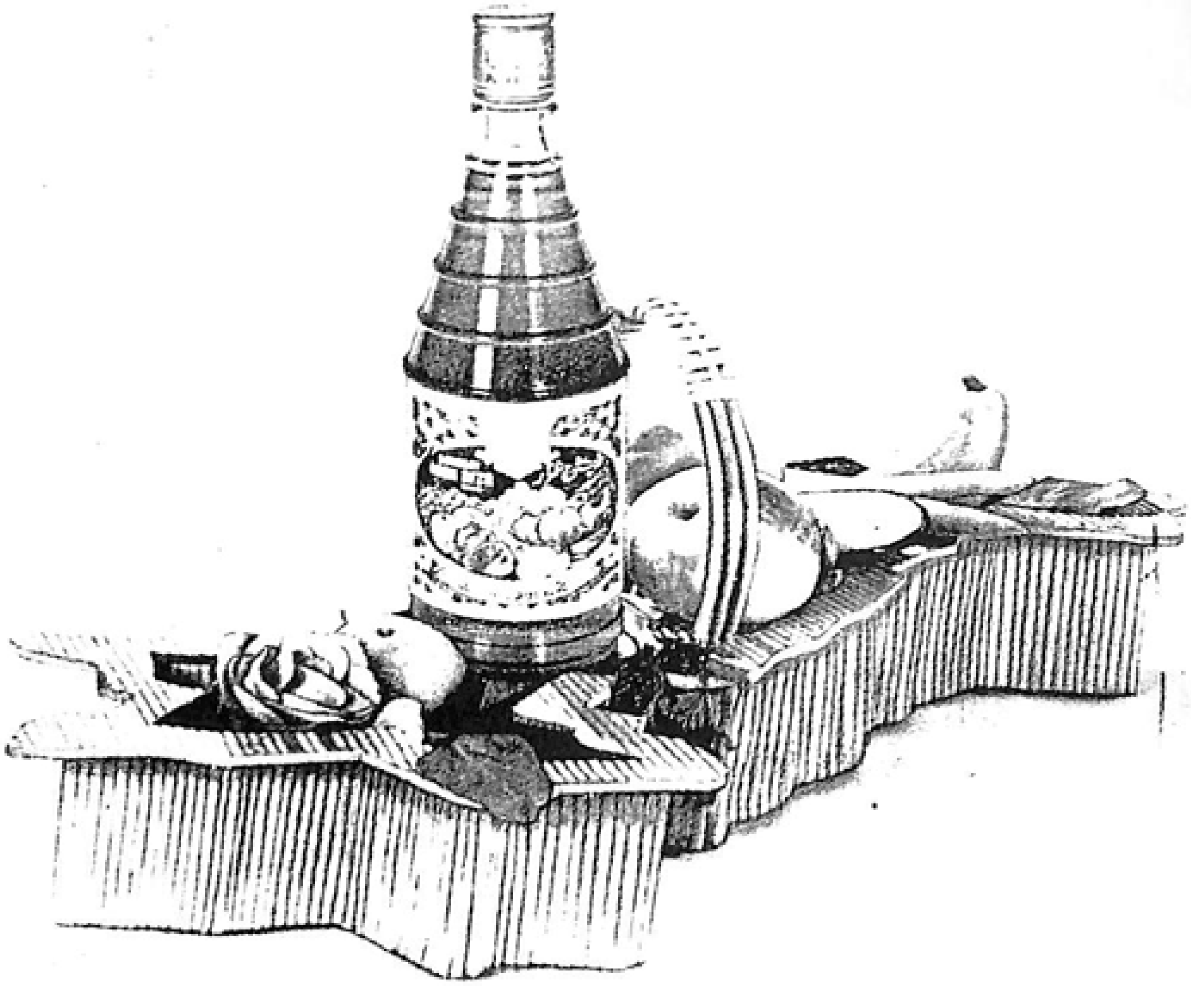

رُوح افزا کے عناصرِ اربعہ

پنجاب کے پھل اور آبِ صحت بخش، سرحد کے
گلِ بہار، بلوچستان کے گلاب، سندھ کے
سبزہ ہائے خاص اور باغِ پاکستان سے نباتات

رُوح افزا کے خواصِ خمسہ

رنگ، خوشبو، ذائقہ، تاثیر اور معیار

آفتابِ عالم تاب از مشرق تا مغرب عنوانِ صحتِ جاں ہے
اور روشنی بہ داماں ہے۔ رُوح افزا از مشرق تا مغرب
راحتِ جاں ہے اور حواسِ خمسہ کی بیداری کا سامان ہے۔
تازگیٔ رُوح کے لیے پاکستان میں گھر گھر رُوح افزا کا استعمال
روایت اور ثقافت ہے۔

مشرق ہو کہ مغرب، ہر ملک اس کا طلب گار ہے۔
بچہ ہو کہ بڑا، ہر ایک رُوح افزا کا شیدائی ہے
اور یہی انفرادیت مشروبِ مشرق کی وجہِ پذیرائی ہے۔

ہمدرد
ہم خدمتِ خلق کرتے ہیں

مشروبِ مشرق رُوح افزا
رُوحِ پاکستان

آوازِ اخلاق
تہذیب، رُوحِ معاشرہ ہے

Adarts HRA 6/86

WEEKLY **KHATME-NUBBUWAT** KARACHI
Registered S. No. 3220

حضرة مولانا خان محمد مدظلہٗ امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی اپیل
مرشد العلماء

قربانی کی کھالیں

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کو دیجئے

- عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ملت اسلامیہ کی بین الاقوامی تبلیغی و اصلاحی تنظیم ہے۔
- تنظیم ہر قسم کے سیاسی منافشات سے علیحدہ ہے۔
- تبلیغ و اقامت دین خصوصاً عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ اس کا طرۂ امتیاز ہے۔
- اندرون و بیرون ملک ۵ مبلغ، ۵۰ دفاتر و مراکز، ۳۰ دینی مدارس ہمہ وقت مصروف عمل ہیں۔
- لاکھوں روپے کا لٹریچر اردو، عربی، انگریزی میں چھاپ کر پوری دنیا میں مفت تقسیم کیا جاتا ہے۔
- عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام دو ہفت روزہ جرائد شائع ہو رہے ہیں۔
- صدیق آباد (ربوہ) میں مجلس کی سرگرمیاں جاری ہیں اور وہاں مسجد اور دو مدرسے چل رہے ہیں۔
- عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی دفتر میں دار المبلغین قائم ہے، جہاں علماء کو رد قادیانیت کا کورس کرایا جاتا ہے۔
- ملک بھر میں اہل اسلام اور قادیانیوں کے درمیان بہت سے مقدمات قائم ہیں، جن کی پیروی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کر رہی ہے۔
- ہر سال دنیا بھر میں عالمی مجلس کے مبلغین، تبلیغ اسلام اور تردید قادیانیت کے سلسلے میں دورے کرتے ہیں۔
- گذشتہ سال کی طرح اس سال بھی لندن میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی طرف سے بین الاقوامی "ختم نبوت کانفرنس" منعقد کی گئی۔ ڈنمارک، کینیڈا، اور امریکہ میں اسی سال ختم نبوت کانفرنس کے انعقاد کا اہتمام کیا جا رہا ہے۔ اس سال لندن میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ایک جدید انٹرنیشنل دفتر قائم کیا جا رہا ہے۔!!

یہ سب اللہ تبارک و تعالیٰ کی نصرت اور آپ کے تعاون سے ہو رہا ہے۔

اس کام میں مخیر دوستوں اور دردمندان ختم نبوت سے درخواست ہے، کہ وہ قربانی کی کھالیں زکوٰۃ صدقات اور عطیات عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کو دے کر بیت المال کو مضبوط کریں۔

دفتر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
حضوری باغ روڈ ملتان شہر
فون نمبر: ۷۶۳۲۸

دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
جامع مسجد باب الرحمت پرانی نمائش کراچی
فون نمبر: ۷۱۱۶۷۱

الائیڈ بینک کھوڑی گارڈن برانچ کراچی اکاؤنٹ ۷۵۹ میں بھی جمع کرا سکتے ہیں

مسائل قربانی

ہر صاحب نصاب پر قربانی واجب ہے غریب اور قرضدار پر واجب نہیں۔

قربانی کے جانور کی عمر: بکرا، بکری ایک سال گائے، بیل، بھینس بھینسا دو سال، اونٹ، اونٹنی پانچ سال، البتہ بھیڑ، مینڈھا، دنبہ، دنبی چھ ماہ کا جائز ہے بشرطیکہ خوب موٹا تازہ ہو، اگر ایک سال کے بھیڑ دنبوں میں چھوڑیں تو فرق معلوم نہ ہو۔

- قربانی کا جانور بے عیب ہو۔
- خصی جانور کی قربانی جائز ہے۔
- کان قدرتاً بالکل چھوٹے ہوں قربانی جائز ہے
- پیدائشی سینگ نہ ہوں قربانی جائز ہے۔
- سینگ تھے مگر ٹوٹ گئے لیکن جڑ سے نہیں ٹوٹے یا خول اتر گیا لیکن اندر سے محفوظ ہے تو قربانی جائز ہے۔
- پیدائشی کان نہ ہوں یا تھے مگر تہائی یا اس سے زائد کٹ گئے۔ قربانی جائز نہیں۔
- جانور اندھا، کانا یا ایک آنکھ کی تہائی یا اس سے زائد روشنی ضائع ہو جائے قربانی جائز نہیں۔
- جانور کے ابتداء ہی سے دانت نہ ہوں تو قربانی جائز نہیں
- جانور کی تہائی سے زائد دم کٹ جائے قربانی جائز نہیں
- لنگڑا جانور جو تین پاؤں پر چلتا ہو، یا چوتھا پاؤں گھسیٹ کر چلتا ہو، قربانی جائز نہیں۔
- گائے، بھینس، اونٹ میں سات آدمی حصہ دار ہو سکتے ہیں، اگر کوئی اکیلا کرے تو بھی جائز ہے۔
- سنت ہے جب جانور ذبح کرنے کے لئے روبقبلہ لٹائے تو یہ دعا پڑھے:

اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُكِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

مسائل قربانی

- اور ذبح کرنے کے بعد یہ دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْهُ مِنِّیْ كَمَا تَقَبَّلْتَ مِنْ حَبِیْبِكَ مُحَمَّدٍ وَّخَلِیْلِكَ اِبْرَاهِیْمَ عَلَیْهِمَا السَّلَا[م]

- قربانی کا گوشت تول کر تقسیم کریں، انداز[ے] سے تقسیم جائز نہیں۔
- حصہ دار سب مسلمان ہوں اگر قادیانی یا لاہو[ری] مرزائی حصہ دار ہوگا تو سب کی قربانی نہ ہوگی۔
- مرزائی دائرہ اسلام سے خارج ہیں اس [لئے] اگر مرزائی نے جانور ذبح کیا، یا اپنی قربانی کا گوشت بھیجا، تو اس کا کھانا حرام ہوگا۔
- قربانی کی کھال یا گوشت ذبح کرنے کی مز[دوری میں] دینا جائز نہیں۔
- قربانی کے جانور کی رسی، زنجیر وغیرہ [صدقہ] میں دینی چاہیئے۔
- ذی الحجہ کی نویں تاریخ نماز فجر کے بعد [سے] تیرھویں ذی الحجہ کی عصر تک مقیم لوگوں کے [لئے] یا باجماعت ہر فرض نماز کے بعد اونچی آواز [سے] ایک دفعہ مندرجہ ذیل تکبیرات کہنا واجب ہے اگر [امام] بھول جائے تو مقتدی خود تکبیر شروع کر دیں۔

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ[اللّٰهُ] اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْ[دُ]

- یکم ذی الحجہ سے لیکر قربانی سے فارغ [ہونے] تک قربانی کرنے والا حجامت نہ کرائے [تاکہ حج] کرنے والوں کیساتھ مشابہت ہو جائے۔
- نماز عید کے لئے گھر سے نکلیں تو مذ[کورہ] بالا تکبیرات قدرے بلند آواز کے ساتھ [کہتے] جائیں۔
- ایک راستہ سے جائیں دوسرے س[ے آئیں]